SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, December 7, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty five minutes past ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولا تحسبن الذین قتلو فی سبیل الله امواتا بل احیاء
عند ربهم یرزقون - فرحین بما اتهم الله من فضله و
یستبشرون بالذین لم یلحقو بهم من خلفهم الا خوف
علیهم ولاهم یحزنون۔

ترجمہ: جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ خدا کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ خدا نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) ان کو بھی نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, December 7, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty five minutes past ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولا تحسبن الذین قتلو فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون - فرحین بما اتهم الله من فضله و یستبشرون بالذین لم یلحقو بهم من خلفهم الا خوف علیهم ولاهم یحزنون۔

ترجمہ: جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ خدا کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ خدا نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) ان کو بھی نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

جناب قائمقام چیئرمین ۔ جزاک اللہ ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب والا! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں واپڈا نے ایک dis-connection campaign چلا دی ہے جس کی وجہ سے وہاں بہت سے feeder. grid station بند کر دیئے گئے ہیں ۔ اس مسئلے نے ایک مرتبہ بلوچستان میں ہڑتال کی صورت بھی اختیار کی تھی کیونکہ زراعت کے ساتھ ساتھ وہاں پینے کے پانی کا مسئلہ بھی tubewell سے تعلق رکھتا ہے اور واپڈا کے وفاقی منسٹر صاحب وہاں تشریف لائے تھے انہوں نے اور صوبائی حکومت نے زمینداروں کے ساتھ ایک فیصلہ بھی کیا تھا کہ ۵۰ فیصد معاف کریں گے اور باقی arears اقساط میں ادا کریں گے ۔ زمیندار اس کے لیے agree ہوئے ہیں۔ اب وہاں بوائی کا موسم ہے آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان ایک agrarian society ہے اور ان کی زراعت بری طرح متاثر ہو رہی ہے ۔ پھل ، سبزیوں اور گندم کی بوائی کا موسم ہے اور وہاں پر ایک بہت بڑا unrest ہے ہزاروں کی تعداد میں لوگ اس مسئلے پر بے چینی کا اظہار کر رہے ہیں ۔ اس مسئلے کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بلوچستان کے Chief Minister نے اس سلسلے میں ایک خصوصی بیان دیا ہے کہ صوبائی حکومت اور واپڈا کے وزیر صاحب کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس میں یہ بات طے ہوئی تھی کہ excessive billing, load shedding and fluctuation کے مسائل ہیں اور ان سارے مسائل کو انہوں نے زمینداروں کے ساتھ مل کر طے بھی کیا اب اس پالیسی پر عملدرآمد کرانے کی بجائے الٹا درجنوں کے حساب سے dis-connections کیے جا رہے ہیں جس سے بلوچستان کی ساری زراعت متاثر ہو رہی ہے یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اس طرف حکومت کی توجہ دلائی جائے کیونکہ وہاں کے عوام کا اور کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ اس مسئلے پر آپ باقاعدہ طور پر Notice دیں، Motion لائیں۔ انشا ءاللہ اس کو take up کریں گے۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ ہماری تحاریک کا کیا فائدہ کہ آج تک جو میں نے اور سردار یعقوب ناصر صاحب اور دوسرے ساتھیوں نے move کیا ہے وہ ہر وقت ایجنڈے پر آتا ہے اور آج تک اس پر بحث نہیں ہو سکی ۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس وقت پانی اور بجلی کے وزیر صاحب ناراض بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم سے جو commitment کی

گئی تھی۔ بلوچستان میں محترم مصطفیٰ کھر صاحب تشریف لائے تھے اور وہاں پر صوبائی حکومت اور زمینداروں کے نمائندوں کے درمیان ایک agreement ہوا تھا لیکن اب صورتحال یہ ہے کہ خود وزیرصاحب شاید ہو سکتا ہے کہ اسی وجہ سے وہ ناراض ہوں کہ انہوں نے جومعاہدات ہم سے یا کسی اور سے کیے ہیں ان پر حکومت عملدرآمد نہیں کر رہی ۔ اس پر ایک واضح موقف اپنایا جائے ۔ اگلے دن میں قلات میں تھا وہاں پر کچھ لوگوں کے گھروں میں بغیر اجازت کے واپڈا کے اہلکاروں نے چھتوں پر چڑھ کر بجلی کاٹنے کی کوشش کی تو لوگوں نے مزاحمت کی جس سے کچھ لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور میں نے خود ڈپٹی کمشنر سے بات کی کہ اس طرح سے آپ عوام کو مشتعل نہ کریں کہ کل وہاں مالا کنڈ اور باجوڑ والی صورتحال پیدا ہو جائے۔ اسی طرح خضدار میں یہی صورتحال ہے، چاغی میں یہی صورتحال ہے، نوشکی میں یہی صورتحال ہے۔ پشین، یعنی تمام علاقوں میں جہاں پر بھی زمیندار ہیں، ٹیوب ویل ہیں یہی صورتحال ہے۔ لہذا ہم سمجھتے ہیں کہ اس مسئلے کو ذرا سنجیدگی سے لیا جائے ۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں، ہم نے گزشتہ تین چار سال میں اس مسئلے پر درجنوں تحاریک پیش کی ہیں ۔ اس کا کوئی مستقل حل نکالا جائے۔ شکریہ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا ! ۔ یہ ایک ایسا صوبائی مسئلہ ہے جس کا آپ کو علم ہے ۔ ہماری زرعی زمینوں کیلئے ٹیوب ویل لگائے جاتے ہیں اور پھر ٹیوب ویل کے کنوئیں اتنے گہرے ہوتے ہیں کہ جو اس پر خرچ آتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ ہمارے زمیندار اس کی ادائیگی کر ہی نہیں سکتے ہیں ۔ یعنی ان کے خرچے سے ان کی آمدنی بہت کم ہوتی ہے ۔ مصطفیٰ کھر نے بہت ہی اچھی بات کی کہ انہوں نے وہاں جا کر باقاعدہ مذاکرات کئے اور ایک فارمولا بنایا ۔ لیکن اب اس فارمولے کے بالکل برعکس وہ تمام صوبے میں disconnect کر رہے ہیں۔ جب آپ پانی کو disconnect کریں گے تو ہماری زراعت کا پھر کیا ہو گا جس پر ہم اتنی محنت کرتے ہیں ۔

جناب والا ! ! اگر آپ غور کریں Water and Power کی Development میں آپ ہمارے صوبے میں پانچ روپے کا خرچہ بھی نہیں دیکھ سکتے۔ جو ہمارے پانی کے catchment area کو کنٹرول کرنے کیلئے ضروری ہے ۔ ابھی صرف ہمیں بجلی ملی ہے جو ہم پانی کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ اب اس کو disconnect کرنے کا جو طریقہ استعمال کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے جو زراعت پر محنت کی ہے اس کو آپ ختم کر رہے ہیں۔ اسلئے ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں

کہ اس مسئلہ کو اہمیت دینے کیلئے حکومت ہمارے ساتھ commitment کرے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وزیر صاحب تو نہیں ہیں ۔ میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اسے proper طریقے سے move کریں۔ لیکن چونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور یقیناً" میرا تعلق بھی وہیں سے ہے اور connection واقعی کاٹے جا رہے ہیں ۔ اسی فلور پر جناب کھر صاحب نے کہا تھا کہ ہم دیکھیں گے، تو پھر اس کی کم از کم حکومت کو پذیرائی تو کرنی چاہیئے تھی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب میری ایک گزارش اور ہے کہ اگر وہ طریقہ کار اور قاعدے اور قانون کے مطابق اس صورتحال کو لے آئیں تو کچھ بات بنے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مجھے اس بات کا علم ہے مگر چونکہ ایسے مسائل پیش آ جاتے ہیں جن کا ذکر کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں لائیں بڑی خوشی سے تا کہ مل بیٹھ کر کسی کمیٹی میں اس صورتحال پر بات کی جا سکے۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب آپ نے بڑی شفقت سے مہربانی فرمائی تھی کہ منسٹر صاحب نہیں ہیں اور اس کو منسٹر صاحب کے سامنے لایا جائے کیونکہ وہ بہتر position میں ہونگے اور اس پر پوری روشنی ڈال سکیں گے۔ وہ خود بلوچستان گئے تھے اور انھوں نے زمینداروں سے بات کی تھی اور ان کے درمیان جو agreement ہوا تھا جس میں واپڈا کے لوگ بیٹھے تھے، اس سے پوری قوم آگاہ ہے ۔ اور ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا کہ وہ بڑے شوق سے لائیں اور طریقے سے لائیں ۔ شوق اور طریقے سے تو ہم تمام subjects یہاں لاتے ہیں لیکن کبھی ایک بات پر بھی عمل ہوا ہے ۔ صرف باتوں کی حد تک اس ایوان کو debating society تو نہ بنائیں اور اس کی integrity کا انھیں خیال رکھنا چاہیئے۔ جو چیز ہم یہاں لاتے ہیں اس پر باقاعدہ عمل ہونا چاہیئے۔ ہمارے لئے Cabinet کے تمام Members محترم ہیں اور تمام کی ہم عزت کرتے ہیں اور تمام ہمارے لئے با عزت اور باوقار ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہر ایک Cabinet Minister کی اتنی ہی عزت ہے جتنی کہ دوسرے کی ہے ۔Floor of the House پر جو منسٹر commitment کرے that should be on behalf of the Government اس کی implementation ہونی چاہیئے اور اگر اس کے بعد نہیں ہوتی ہے اور Member حضرات حالات کو دیکھ کر point of order raise کرتے ہیں تو اس کے بعد پھر اس طرف سے کیبنٹ کے

کچھ غیر متعلقہ حضرات یہ فرما دیتے ہیں کہ جی دوبارہ لایا جائے۔ اس طرح لایا جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس طرح تو ہمارے آٹھ سال گزر گئے ہیں بجا طور پر یہ جائز مسئلہ ہے۔ اس پر سنجیدگی سے توجہ دینی چاہیئے اور جب منسٹر صاحب آئیں تو ان سے بات ہونی چاہیئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بالکل ٹھیک ہے ۔ میں نے محسوس لیا ہے کہ جنرل صاحب نے غالباً" ابھی سید اقبال حیدر کو بھیجا ہے کہ سیکرٹری صاحب سے بات کر لیں ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Minister and the Chairman WAPDA are meeting with some of the MNAs and I have sent him to request them to come here and then he can answer the question

سید اشتیاق اظہر ۔ اس دن انہوں نے کوئی رکھا نہیں ہے ۔ اب جب Adjournment Motions آ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کس سے متعلق تھا آپ کا جی۔

سید اشتیاق اظہر۔ وہ جو ٹیلی وژن پر رپورٹنگ ہوئی تھی، اس کے بارے میں تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اچھا وہ مجھے اب بتایا گیا ہے کہ آپ کا جو Motion ہے وہ چیئرمین صاحب نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ جب وہ ارشاد فرمائیں گے، وہ آجائے گا۔ ان کے پاس ادھر چیمبر میں ہے۔ کیونکہ وہ سوال ان کی اپنی coverage کے بارے میں تھا۔ حافظ صاحب، میں آپ دونوں سے مخاطب ہوں۔ کیونکہ وہ ان کی ہی coverage کے متعلق تھا کہ ان کو coverage نہیں دی گئی تھی، یہی تھا غالباً آپ کا Privilege Motion، تو وہ ان کے پاس پڑا ہوا ہے۔

سید اشتیاق اظہر۔ نہیں، ایک بات عرض کرنی ہے کہ کل یہاں راجہ ظفر الحق نے تقریر کی۔ ملک قاسم کی پوری کی پوری تقریر ٹیلی ویژن پر دی گئی ۔ لیکن اپوزیشن نے آپ کے سامنے جو کچھ کہا، اس کا ایک لفظ بھی ٹی وی پر نہیں آیا۔ یہ انتہائی قابل مذمت چیز ہے، اس کی انکوائری ہونی چاہیئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ درست ہے۔ تشریف رکھیئے جناب۔ جی جناب، آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ جناب چیئرمین، چونکہ ابھی واپڈا کی بات ہوئی ہے اور یہ

بتایا گیا ہے کہ واپڈا افسران اور وزیر صاحب تشریف لا رہے ہیں، تو میں اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، جو ابھی بجلی کے rates بڑھے ہیں، گیس کے rates بڑھے ہیں اور پیٹرولیم کے rates بڑھنے والے ہیں اس پر آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ ایوان کو بتایا جائے کہ ۲۰۰ فیصد rates بڑھے ہیں، یہ house-hold consumers کے لئے جو بجلی ہے اس کے لئے ہیں - اس پر کوئی روشنی ڈالیں۔۔ ایوان کو بتائیں کہ اس وقت کیا صورتحال ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ ویسے کل مسند میں نے خود سنا، نیشنل اسمبلی میں discuss ہوا ہے۔

سید اشتیاق اظہر۔ discuss ہوا ہے Sir، لیکن میری عرض یہ ہے کہ یہاں جو rule آپ quote کر رہے ہیں وہ یہاں applicable نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ دونوں حضرات تشریف رکھتے ہیں، یہاں پر سارے بیٹھے ہیں، جنرل صاحب بیٹھے ہیں، ڈاکٹر صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔ یہ ارشاد فرما دیں گے کچھ۔ ڈاکٹر صاحب تسلی کرادیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ Rule 75 جو Adjournment Motion سے connected ہے اس کا Sub-Rule 4 ہے۔

Which really prohibits anything discussed and disposed off earlier and as such it can't be brought back to this august House and can't be discussed substantially when the thing is the same.

اب جہاں تک یہ قانون اور قاعدہ prohibit کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی یہ ہمارا بنیادی فرض بن جاتا ہے کہ اس پر ہم عمل درآمد کریں۔ اسی لئے تو Rule 72(a) اور اس کی non compliance کا جھگڑا چل رہا ہے تو یہی position ہماری یہاں ہوجائے گی کہ

when we will be causing non compliance of the rules, then we will be disapproving the command which have been included in these rules of Procedure and Article 67 of the Constitution. Therefore, I will humbly submit that we should follow the Rules of Procedure strictly. That is why something

goes wrong either in the National Assembly or in the Senate due to non compliance of Rules of Procedure. If we go strictly in straight way, then we will be in much more better position.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ تو move کررہے ہیں۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman, may I make a submission.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ پہلے آپس میں فیصلہ کرلیں کہ بات کون کرے گا۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman, because he is replying to my point.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ دیکھیں بات صاف ہے۔ شیخ صاحب بات بالکل واضح ہے، اس میں کوئی کلام نہیں ہے۔ ہم نے یقیناً اور آپ جیسے ایک بہت بڑے lawyer ----- میری عرض تو سن لیں جناب۔ آپ سے تو یقیناً ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ آپ ہمیں کچھ بتائیں۔ آپ قواعد کے مطابق آپ بیشک لائیں اس کو ہم discuss کریں گے۔

سید اشتیاق اظہر۔ آپ میری بات تو سنیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ارشاد فرمائیے۔

سید اشتیاق اظہر۔ یہ کل جو نیشنل اسمبلی میں پیش ہوا وہ Call Attention Notice تھا Adjournment Motion نہیں تھا۔ وہاں سے objection یہ ہوا ہے کہ کیونکہ Adjournment Motion نیشنل اسمبلی میں argue ہو چکا ہے۔ لہذا Rule 75 اس کو prohibit کرتا ہے یہاں اس ہاؤس میں۔ I agree with لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ وہاں Adjournment Motion نہیں تھا۔ وہ صرف Call Attention Notice تھا۔ Rule 75 applicable نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب پڑھتے ہیں نہیں اسلئے سیدھے بیانات دیتے رہتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مقصد کہنے کا یہ نہیں ہے۔ وہ properly move ہوا وہاں پر چاہے کسی طریقے سے move ہوا۔

سید اشتیاق اظہر۔ وہ الگ بات ہے جو آپ فرما رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ چھوڑیں ڈاکٹر صاحب میں سمجھ رہا ہوں۔ آپ چھوڑیں controversy میں نہ پڑیں۔

(مداخلت)

سیدمسعود کوثر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں ۔ آفتاب صاحب ۔ آپ اس کو properly move کریں ۔ ہم اس کو لیں گے ۔ ہم آپس میں یہ ping pong والا سلسلہ نہیں کریں گے ۔

سیدمسعود کوثر۔ جناب والا ! ۔ میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ مجھ سے بے شک بات کریں اور آپ اسی سلسلہ میں بات کرنا چاہتے ہیں ۔

سیدمسعود کوثر ۔ جناب والا ! ۔ میری گزارش ہے کہ جب کوئی ممبر ایسی بات کرے جیسے وہ معزز رکن وزیر صاحب کے بارے میں کہہ رہے ہیں ' وہ الٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں ۔

This is your responsibility to correct that . He should not repeat these words .

Mr . Acting Chairman: This is also my responsibility that this House is run in proper way, please..

سیدمسعود کوثر۔ جب آپ rules کو enforce نہیں کرتے تو اسی لئے ایوان میں properly کام نہیں ہوتا ہے۔ اگر آپ ہر ممبر کو rule obey کرنے کے لئے کہیں تو

There will be no problem

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ہم rules پہ چلیں گے اور rules پر چل رہے ہیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

سیدمسعود کوثر۔ نہیں چل رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین- rules پر چل رہے ہیں ۔

سید مسعود کوثر۔ نہیں چل رہے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین- آپ تشریف رکھیئے ۔ حافظ صاحب ۔

حافظ حسین احمد ۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آفتاب صاحب نے جو ان کے متعلق الفاظ کہے ہیں ، ان میں لفظ " سیدھی" کو حذف کر دیا جائے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین- جناب جنرل صاحب ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر ۔ جناب چیئرمین صاحب ۔ جناب اشتیاق صاحب نے آپ کی توجہ کل کی خبروں کے متعلق دلائی ہے ۔ اس سلسلے میں ، میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل رات کے ۹ بجے کے خبرنامہ میں گورنمنٹ کا point of view جو ملک قاسم صاحب نے یہاں پیش کیا تھا ، وہ تو پیش کیا گیا ہے لیکن ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن کی statement کو total black out کیا گیا ہے۔ آپ آج کی سب اخباروں کو اٹھا کر دیکھ لیجیئے ، لیڈر آف دی ہاؤس کی statement چار لائنوں میں چھپی ہے اور لیڈر آف دی ہاؤس کی quarter column , statement پر محیط ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے ایک دیدہ دانستہ پالیسی بنائی ہوئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اپوزیشن کے نکتہ نظر کو بالکل black out کرنا ہے۔

جناب والا ! ۔ میری گزارش یہ ہے کہ بحیثیت چیئرمین آپ کے فرائض میں شامل ہے کہ آپ ہاؤس کے ہر ایک معاملہ کا تحفظ کریں ۔ یہاں PTV کا representative صرف آپ کی اجازت سے آ سکتا ہے۔ اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ یہاں سے PTV کے representative کو باہر بھیجا جائے اور اس کو اس وقت تک یہاں پر بیٹھنے کی اجازت نہ دی جائے جب تک وہ اپوزیشن کی کارروائی کو بھی، جو بھی یہاں ہوتی ہے ، صحیح طور پر نمائندگی نہیں دی جاتی ۔ اس لئے اس کو یہاں سے باہر بھیجا جائے اور یہاں بیٹھنے نہ دیا جائے ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین- تشریف رکھیئے۔

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: I would like to have a ruling from

you on this otherwise I will move a proper motion . So you must give the ruling that PTV Chairman, the PTV representative has no right to enter the House.

Mr. Acting Chairman: Who should not be allowed to enter the House.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: PTV representative. He should not be allowed to sit in the gallery because he has not reported, I think, correctly. Sir, You must give a ruling on that.

جناب الیاس احمد بلور۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ اس پر explanation دیں گے؟ اقبال حیدر صاحب۔ آپ اس پر کچھ ارشاد فرمائیں گے؟

(مداخلت)

میاں رضا ربانی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں ۔ I want order in the House آپ بچے نہیں ہیں ۔ پڑھے لکھے لوگ ہیں ۔ ذہین لوگ ہیں ۔ سمجھدار لوگ ہیں ۔ عالم ہیں ۔ بالغ ہیں بچوں والی باتیں نہ کریں ۔

جناب الیاس احمد بلور۔ میری گزارش ہے کہ جب ایک Senator کھڑا ہوا ہو تو پھر دوسرے Senator کو کھڑا نہیں ہونا چاہیئے ۔ آپ نے وزیر صاحب کے بارے میں ارشاد فرمایا تو میں بیٹھ گیا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیئے ۔ میاں رضا ربانی صاحب

Order in the House my dear.

تشریف رکھیئے ۔ خواہ مخواہ ایسے تو نہ کریں۔ جی میاں صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں نے پہلے میاں صاحب کو floor دیا ہے ۔ آپ

تشریف رکھیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جب آپ بھی اس طرح سختی کریں گے ۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں سختی نہیں کر رہاہوں ۔ آپ ہاؤس کو اس انداز میں چلائیں ، جس انداز میں اس کو چلنا چاہیئے ۔ راجہ صاحب ۔ جو اس کی فضیلت ہے ، اس فضیلت کو بحال رکھیں اور یہ فضیلت آپ لوگوں نے بحال رکھنی ہے ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ اگر آپ بھی غصے سے بات کریں گے اور وہ بھی کریں گے تو بات کیسے بنے گی ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میاں صاحب ۔ No cross talk please ۔

Mian Raza Rabbani: I just wanted to bring it to the notice of the Chair that the book which contains the various rulings of the honourable Chair if given a little bit of time I can produce the ruling which is on this very question of reporting. The Chair has held that the press in the galleries is free to report as it is and the Chair or the House cannot regulate the same.

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ You please sit down میں نے وزیر صاحب سے عرض کیا ہے کہ مجھے گائیڈ کریں ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں ان سے پہلے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔ گزارش یہ ہے کہ یہاں جو پریس موجود ہوتا ہے ۔ یہ اس کی صوابدید ہے کہ کیا رپورٹ کرے ، کیا رپورٹ نہ کرے لیکن جو گورنمنٹ کی ایجنسیاں ہیں ، جو ہمارے ٹیکسوں سے چلتی ہیں اور پوری قوم کا یہ ایک ادارہ ہوتا ہے وہ اس بات کا پابند ہوتا ہے کہ باہر وہ ملکی عام حالات کے بارے میں اگر وہ رپورٹنگ کریں تو گورنمنٹ سارا ہی وقت اپنے پروپیگنڈے پر صرف کرے تو اس کا فائدہ یا نقصان جو گورنمنٹ کو ہوگا اس کی وہ خود ذمہ دار ہے۔ لیکن جہاں تک ہاؤس کی proceedings کا تعلق ہے۔ وہ chair کی ذمہ داری ہے کہ اس کی رپورٹنگ balance ہو وہ property of the House ہے ۔ اس لیے

اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں۔ یہ چونکہ میرا معاملہ تھا اس لیے میں نے خود اٹھانا مناسب نہیں سمجھا۔ نہ مجھے اس بات کی ضرورت ہے ۔ میں اس بات کے بھی حق میں نہیں ہوں کہ ٹی ۔وی کے نمائندے کو یہاں سے اٹھا دیا جائے۔ کیونکہ اس بیچارے کا کوئی قصور نہیں ہے۔ وہ یہاں سے لکھ کر چلا جاتا ہے اور وہاں اگر اوپر سے وزیر اطلاعات کا حکم آ جائے کہ اپوزیشن کی آج کوئی بات نہیں دینی تو کون دے گا۔ وہ نوکری سے تو جانے سے رہے۔ اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کو صرف گورنمنٹ کو کہنا چاہیئے --

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں گورنمنٹ سے پوچھ رہا ہوں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ گورنمنٹ کو کہنا چاہیئے کہ وہ جو رپورٹنگ ریڈیو' ٹی۔وی اور سرکاری میڈیا کے اوپر ہوتی ہے وہ بیلنس کیا کرے۔ کیونکہ وہ ایوان کی طرف سے ایک فریضہ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ میں ذرا گورنمنٹ کا موقف سن لوں ۔میں یہی عرض کر رہا تھا۔ جی جناب وزیر قانون صاحب۔ گورنمنٹ کا موقف بتا دیجئے تا کہ ان کی تسلی ہو جائے۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب چیئرمین میں اتنی گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ تاثر بالکل غلط ہے کہ کوئی خصوصی ہدایات دے کر اپوزیشن کے موقف کو ٹی۔وی پر پیش نہیں کیا جاتا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کئی دفعہ مجھے خود شکایت ہوئی ہے کہ صحیح طور پر ہمارا موقف نہیں پیش کیا گیا۔ میں بلا مبالغہ کہہ رہا ہوں اور مجھے کہنا پڑا کہ بھئی یہ کیا ہو رہا ہے۔ہم تو سمجھتے تھے کہ ٹی وی پر صرف گورنمنٹ کا موقف بہت اچھے طریقے سے آتا ہے۔ لیکن یہاں پر تو ہمارا موقف ہی صحیح نہیں آتا۔ تو یہ شکایت کبھی کبھی ہمیں بھی ہوتی ہے۔ اور اگر انہیں ہوئی ہے تو میں ضرور اس کے بارے میں چیک کراؤں گا۔ یہ تاثر بالکل غلط ہے کہ وزیر اطلاعات---

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میری حکومت سے آپ کے ارشاد کے بعد گزارش یہ ہے کہ دونوں طرف کی کارروائی آنی چاہیئے۔ کیونکہ ہمارا نیشنل hook-up ہے اور ہماری قوم کا ٹی۔ وی ہے تاکہ عوام کو پتہ چلے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔چہ جائیکہ ہماری پوری کارروائی ٹی۔وی پر ٹیلی کاسٹ ہونی چاہیئے ۔ کم از کم ہمارا موقف تو آنا چاہیئے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین بالکل آتا ہے خبروں میں بھی آتا ہے ۔ویسے بھی آتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اب آپ وقت ضائع کر رہے ہیں ۔ اس وقت Question Hour ہے۔

(مداخلت)

جناب قائمقام چیئرمین۔ بلور صاحب آپ بتائیے ۔ آپ محروم نہیں ہوں گے۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب معذرت سے میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے آپ نے فرمایا آپ کو right ہے جس کو آپ بولنے کی اجازت دیں۔ you are the Chairman Sir. لیکن ہمارا بھی ایک right ہے میں جب پہلے کھڑا تھا۔ آپ نے منسٹر صاحب سے فرمایا تو میں بیٹھ گیا۔ کیونکہ آپ کا حکم تھا کہ منسٹر صاحب جواب دیں۔ میرے بیٹھنے کے بعد ربانی صاحب کھڑے ہوئے ٹھیک ہے آپ نے ان کو بولنے کی اجازت دی۔ جناب بات یہ ہے کہ ہم لوگ بھی یہاں سینٹ میں آتے ہیں تو کسی علاقے کی اور کسی پارٹی کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ ٹھیک ہے ۔ وہ گورنمنٹ پارٹی کے لوگ ہیں۔ آپ کو ان کو ٹائم دینے کا حق ہے۔ لیکن ہمارا بھی حق ہےہمیں بھی ٹائم دیں۔ میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں جیسے رولنگ کے بارے میں وہ فرما رہے تھے۔ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے ۔ کسی چیز پر اعتراض نہیں ہے ۔ پریس والوں کو they have got all rights whatever they want to write لیکن یہ ادارہ تو ہمارا قومی ادارہ ہے یہ ہمارے پیسوں ہمارے انکم ٹیکس سے چلنے والا ادارہ ہے ۔ ان اداروں کو تو چاہیئے ہمیں right دیں ہمارا نام شائع کریں ۔ لازمی بات ہے۔ کل میں نے بدقسمتی سے بڑے عرصے کے بعد خبریں سنیں کیونکہ خبریں سننے کا فائدہ کوئی نہیں ہے ۔ ون وے ٹریفک ہے۔ بدقسمتی سے پہلی دفعہ خبریں سنیں اور خدا شاہد ہے ۔ میں غلط نہیں کہہ رہا Sir کہ راجہ صاحب کا نام تک نہیں آیا ۔ Leader of the House کی پوری تقریر آئی۔ اور یہ کیا مذاق بنا رکھا ہے

This is a joke with the House, at least.

Mr. Chairman: I will not allow on this point now. Mian Sahib please.

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ No sir, No Sir. تشریف رکھیں جناب ۔ ۔ ----

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین میں نے اس مسئلے پر ایک تجویز دی تھی اس کو آپ نے نظر انداز کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں ہماری انفارمیشن کی سٹینڈنگ کمیٹی موجود ہے۔ اس لئے ان شکایات کے ازالے کے لئے آپ یہ حکم دے دیں کہ وہ اس مسئلے کو لے اور اس کے بارے میں رپورٹ دے ۔ یہ روزانہ بات ہوتی ہے۔ یہ شکایت تو اقبال حیدر صاحب کو بھی ہے کہ ان کا نام کچھ زیادہ ہی چھپتا ہے نشر ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔نہیں چھپ رہا ہے ۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں چھپ رہا جی ۔ اور نشر ہورہا ہے ۔ ظاہر ہے ۔ جناب اقبال حیدر صاحب کس طرح تردید کرسکتے ہیں راجہ ظفرالحق صاحب کی ۔ راجہ ظفرالحق صاحب خود اس منصب پر رہے ہیں۔ ان کی بات زیادہ سند ہے کہ وزراء اطلاعات اپنے ادوار میں یہی کچھ کرتے ہیں تو میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم لوگ کیا کریں جی ۔ اس لئے جو کمیٹی ہے اسے اس کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ کھرل صاحب سے ہمیں کوئی شکوہ نہیں ہے لیکن اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ٹھیک ہے۔ جی ربانی صاحب ۔

Mian Raza Rabbani: I just want to show you the decision, our own decision, which deals with the state owned media. That is all I wanted to bring to your notice.

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب قائم مقام چیئرمین۔ٹھیک ہے جی بہت شکریہ ۔ ہم نے کافی وقت ضائع کردیا۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں سوال نمبر 131۔ فضل آغا صاحب۔

131. ***Syed Muhammad Fazal Agha**: Will the Minister for Communication be pleased to state whether it is a fact that the Shadad Kot, Khuzdar, Gwadar Motor Way project has been abandoned; if so, its reasons, if

not, the present status/progress of the said project with its estimated cost and the expenditure incurred so far?

Minister for Communications: No, the Gwadar-Khuzdar--Ratodero project has not been abandoned. One contract of 64 km length starting from Ratodero-Shadadkot--Quba Saida Khan and costing Rs. 1130 million has been awarded to FWO and work is in progress. The update expenditure of this contract is Rs. 208 million. Another contract of 35 km length starting from Khuzdar towards Quba Saida Khan was awarded to a Chinese Construction Co; however mobilization advance has not yet been paid to the contractor and work has not commenced.

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ضمنی سوال ۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب منسٹر کا نام نہیں ہے ۔ جبکہ باقی سب کے ساتھ نام لکھا ہوا ہے تو اس میں منسٹر کا نام نہیں ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ ہاں جی شاید غلطی سے نام رہ گیا ہے ۔---- جواب میں منسٹر کا نام نہیں ہے؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: There is no Minister at the moment, that is why it is given to me to answer this question. I hope that I can answer the question adequately. There is no Communication Minister and I have the staff.....

جناب قائم مقام چیئرمین۔جی ضمنی سوال فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب میری گزارش یہ ہے کہ یہ منصوبہ پچھلے تین سالوں کا ہے۔ اور منصوبے میں تھا رتوڈیرو سے خضدار اور خضدار سے گوادر ، اور انہوں نے جو ہمیں یہ اطلاعات دی ہیں اس کے مطابق انہوں نے دو portion میں tenders کئے ہیں۔ ایک تو length

.64km رتو ڈیرو سے شہداد کوٹ ' اور پھر قبہ سید خان 35km.length کی طرف خضدار سے ۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ موٹر وے خضدار کا ' یہ 91 میل کا جو portion ہے ' اس بارے میں جنرل صاحب سے میری گزارش ہے کہ اس موٹر وے کی ٹوٹل لمبائی کیا تھی رتو ڈیرو سے گوادر تک؟ اورپھر اس کو رتو ڈیرو سے قبہ سید خان تک priority پر رکھنے کی وجہ کیا ہے ؟ جبکہ اہم تو خضدار تا گوادر ہے ۔ اس لئے کہ یہ ابھی تک deny کررہے ہیں کہ ہم نے Gawader sea port کو drop or abandon نہیں کیا ہے ۔ اور اگر نہیں کیا ہے تو گوادر سے خضدار لانا بہت ضروری ہے اس لئے کہ آپ کا Central Asian link جو ہے جس پر ابھی جنرل صاحب ہو کر آئے ہیں ۔ وہ چمن سے کوئٹہ اور کوئٹہ سے خضدار ' اور پھر آپ خضدار سے divert کریں گے گوادر کی طرف ۔ Not from Khuzdar to Quba Said Khan and Ratodero یہ portion تو بعد کی بات ہے۔ اس کی اہمیت اپنی جگہ ہو گی۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ priority بجائے اس کے کہ Khuzdar towards Gawader کو start کریں۔ انہوں نے یہ کر دیا ہے۔ تو جنرل صاحب ایک تو total length بتائیں اور پھر خضدار سے گوادر کو ignore کرنے کی اور اس portion کو priority پر رکھنے کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ دو باتیں ہوگئیں ۔ جی جنرل صاحب ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: We enabled the opening of this route but ever since we opened this route, we are in total agreement that the route eventually will have to be Quetta, Khuzdar, Gawader, when the Gawader port is also developed. But that is going to be a long term plan. So that is why priority at that time was inappropriate. We will reconsider it when the work on the Gawader Port will also start. So, simultaneously this road will also become available. But that is our top priority at the moment. Even yesterday when we were in the House some one talked about Karachi, I said, "No". It will have to be Gawader eventually.

سید محمد فضل آغا۔ ٹوٹل length کتنا ہے جناب؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Nine hundred kilometers, I believe.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ۹۰۰ سے کچھ زیادہ کلومیٹرز؟

سید محمد فضل آغا۔ایک منٹ جناب، ضمنی سوال جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔جی ۔

سید محمد فضل آغا۔ آپ نے اندازہ لگا لیا ہے کہ بابر صاحب بہت محترم ہیں ہمارے لئے ۹۰۰ کلومیٹرز میں سے جو کہ بلوچستان کا ایک پراجیکٹ تھا اور پچھلے چار سال سے ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں development کر رہے ہیں ۹۰۰ کلومیٹرز میں سے 91 کلومیٹرز کی length انہوں نے take up کر لی ہے جو کہ province of Sindh میں fall کرتی ہے almost دوسری گزارش یہ ہے کہ بابر صاحب نے بڑی روانی میں (مداخلت) نہیں شاہ صاحب خضدار ہے لیکن وہ ۲۰میل ہمارے ہاں آتا ہے ۔ کرخ تک آپ کو پتہ ہے جی جناب چیئرمین، کرخ تک بلوچستان میں ہے باقی آگے ہے ۔

جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔آغا صاحب بات جو ہو رہی ہے اس کو لیں۔

سید محمد فضل آغا۔جناب میری گزارش تو سن لیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ ضمنی سوال کریں ناں جی statement نہ دیں جی۔

سید محمد فضل آغا۔ بابر صاحب نے فرمایا کہ

After the Gwader Sea Port is developed

جناب قائم مقام چیئرمین۔آپ ضمنی سوال کریں ناں جی۔

سید محمد فضل آغا۔جناب چیئرمین، میں سوال کر رہا ہوں جی ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے پھر اس کو سبوتاژ کر دیا ہے after subject to condition کر دیا کہ

Once the Gawadar Sea port had to be developed and then the road has to be taken up.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: No, sorry. You

misunderstood me.

میں نے کہا

Simultaneously when the decision is taken and which is I told you that all this pertains to 1992 when no road link had been opened with the Central Asian States.

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, I will make it final.

جنرل صاحب یہ فرما دیں جی کہ کب تک خضدار تا گوادر ، اور گوادر سے خضدار تک سڑک مکمل ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

Maj.Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: 1998.

(مداخلت)

Maj.Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: No I will tell you why?

Syed Muhammad Fazal Agha: No, this is not fair Mr. Chairman.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ آغا صاحب میں بات کر دوں۔

This was discussed in the last Cabinet meeting. We had a briefing from the National High Way Authority on all these roads. You will come to further roads also when we come to the coastal roads and other things; there was a total briefing on this in the Cabinet and we have changed certain priorities after that.

سید محمد فضل آغا۔ تو 1998 میں جی۔ کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک اس کا مطلب یہ ہوا کہ نہیں ہو گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔جنرل صاحب، گچکی صاحب بھی سوال پوچھ رہے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی۔جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ رتو ڈیرو سے یہ خضدار اور یہ portion جو دیا گیا ہے یہ کس کے دور میں دیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔رتو ڈیرو سے خضدار تک کا جو حصہ ہے کس کے دور میں دیا گیا ہے؟

سید خورشید احمد شاہ۔ 1992 میں جب مسلم لیگ کی حکومت تھی اور راولپنڈی سے لاہور تک موٹر وے بنا تو اس وقت یہ بات زیر بحث آ گئی کہ اگر ہم صرف یہ پنجاب کا حصہ بنائیں گے تو اس کی سیاسی نوعیت بن جائے گی۔

جناب منظور احمد گچکی۔جناب میرا سوال بالکل سیدھا سا ہے جی۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب تو یہ وجہ تھی اس زمانے میں خضدار سے رتو ڈیرو یہ حصہ دکھانے کے لئے رکھا گیا تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔نہیں فرماتے ہیں کس کے وقت میں یہ ہوا تھا۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب 1992 میں جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔یہ 1992 میں ہوا جی فرماتے ہیں۔

منظور احمد گچکی۔یہ 1992 میں ہوا تو اس وقت بھی ہمارا اعتراض یہی تھا کہ اس کو جہاں سے آپ port بنا رہے ہیں وہیں سے شروع کریں کیونکہ دائیں جانب اس کے south کی طرف RCD Highway کے کوئی پکا روڈ نہیں ہے۔ کہیں ایک میل کا ٹکڑا بھی پکا نہیں ہے تو ہم نے کہا کہ یہیں سے شروع کریں۔ تو یہ تو 1992 میں ہوا۔ جب 1992 میں ہوا تو یہ سوال یہ لوگ خود اپنے آپ سے کریں ناں کہ یہ کیوں نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔صحیح ہے جی۔

سید محمد فضل آغا۔جناب چیئرمین، ہم جو یہاں ایوان میں آتے ہیں تو کیا ؟ Member بھی ایک دوسرے کو cross question کرسکتے ہیں 1 belhalf of the Ministries

میری تو گزارش یہ ہے کہ منظور صاحب کو جتنا جلدی ہوسکے وزیر بنا دیں تاکہ وہ ہمیں جواب دے دیا کریں۔ گزارش یہ ہے کہ اتنی بڑی کابینہ بیٹھی ہوئی ہے۔ 1992 میں وہ ٹینڈر ہونے تھے تو 1992 کے بعد باقی حصے کو بھی take up کرنا چاہئے تھا۔ ہمارا بھی رونا یہی ہے کہ وہ حصہ تو take up ہو گیا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بات تو ختم کریں ناں وہ۔۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب چونکہ منظور صاحب نے حق کی بات کر دی جس پر بولنا میرے لئے ضروری ہو گیا ہے۔ اس وقت ہم نے گوادر deep sea port کے ٹینڈر اور کاغذات finalize کئے تھے۔ and simultaneously this had to be started with Gawadar Deep Sea Port. اب چونکہ گوادر پراجیکٹ کو انہوں نے abandon کر دیا ہے that is why these roads have been delayed till 1998 یہ منظور صاحب کی معلومات کے لئے میں آپ کے توسط سے گزارش کر دوں کہ اس وقت گوادر port کی تمام documentation finalize ہو گئی تھی just to give a signal اس کے بعد جب یہ تشریف لائے ہیں تو یہ اب اس سائیڈ کو تبدیل کر کے کیٹی بندر کی طرف لے جارہے ہیں اور یہ سارا معاملہ جو ہے کھٹائی میں پڑ گیا ہے۔ اس کی وجہ سے ہماری High way بھی suffer کر رہی ہے منظور صاحب کی اطلاع کے لئے میں یہ عرض کر رہا ہوں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, the correct position has been explained. He is an engineer, he knows that the entire area, the detailed survey and the planning has to be done. The designing is almost complete now, work will be taken in hand. I will admit this that the people were not very clear about Gawadar port, but after the Central Asian visit and the trade that is going to flow, we hope that if there are no irritants in the way the Gawadar is now going to be taken in hand. That is a Government decision that Gawadar will be taken in hand.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی جناب ڈاکٹر عبدالحئی صاحب آپ کا ضمنی

سوال کیا ہے جی؟ یہ آخری ضمنی سوال ہے جی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین! میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ پچھلی گورنمنٹ کے موٹر وے کی طرح لاہور اور اسلام آباد تو start ہوا اور جہاں تک تجارت کے مقصد کے لئے سنٹرل ایشیا کا تعلق ہے اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ اب بھی ایسا ہی نظر آ رہا ہے کہ اسی پالیسی کے اوپر ہی عملدرآمد ہو رہا ہے۔ سب سے پہلے میں حکومت سے یقین دہانی چاہتا ہوں کہ ---

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی آپ کا سوال کیا ہے؟ 'no statement' آپ سوال کریں؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین! میں وفاقی حکومت سے صرف یہ یقین دہانی چاہتا ہوں کہ گوادر سے سنٹرل ایشیا تک جو بلوچستان میں ہائی وے کی اہمیت ہے، کیا وہ اس کو پہلی ترجیح کے طور پر اہمیت دیں گے؟ کیا وہ بسم اللہ بلوچستان سے کریں گے؟ گوادر پورٹ سے کریں یا گوادر خضدار بیلہ سے کریں، کہیں سے تو بسم اللہ کریں ناں، اس کا آغاز بلوچستان سے ہونا چاہیئے۔

دوسرا سوال بھی جناب چیئرمین! اسی سے متعلق ہے کہ امریکی امداد کے تحت بلوچستان میں تربت، خضدار، آواران بیلہ تک کافی کام ہو چکا ہے، وہ کھٹائی میں پڑا ہوا ہے، میں ان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ تھوڑی سی توجہ دیں تو وہاں پل بنے ہوئے ہیں، کسی کی چھت نہیں ہے، کوئی نامکمل ہے، کوئی کیسے ہے۔ تو وہ روڈ بھی قابل استعمال ہو سکتی ہے اگر یہ اس کی مرمت پر توجہ دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔جی جناب وزیر صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: In the changed environment that is going to get the priority because that is the shortest route from the Central Asian Republics to the sea. The other factor is that now I have the full detail that I can give to Mr. Agha. Khuzdar to Kuba Said Khan is 35 and 163. The cost is 420 millions and 1956 millions. The first one is on going. The second one is design work is in progress and will be completed shortly. Kuba Said Khan to Rato Dairo is 64 kilometers and its cost is 1125 million, it is on going. As far as, phase-II is concerned, Gawadar-Turbat is 164 kilometers

and its cost is 3116 millions, designof the entire road under phase-II is under progress and will be completed shortly. Turbat-Ovaran is 240 kilometers and its cost is 4560 millions. Ovaran-Khuzdar is 259 kilometers and its cost is 4921 millions. Total is 663 that is 12597, but putting the two together 925 kilometers at a cost of 1698 millions. This will be taken in hand. These are the full figures.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ جی' سید خورشید احمد شاہ صاحب۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی وہ بات کرلیں ' --- ابھی آپ کو دیتا ہوں---

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین! ہمیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی' یہ کورس کے انداز میں جواب نہ دیں ۔ تین تین منسٹر بولتے ہیں' ہم کس کی بات پر یقین کریں۔ رولز کے مطابق صرف ایک منسٹر صاحب جواب دے سکتے ہیں۔ یہاں وہ کورس کے انداز میں بات کرتے ہیں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب یہ تو اچھی بات ہے ' آپ کو خوش ہونا چاہیئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں وہ جواب دے رہے ہیں ' وہ جنرل صاحب کی امداد فرما رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین! امداد ضرور فرمائیں' لیکن جب دو تین منسٹر بولتے ہیں کورس کے انداز میں تو ہمیں سمجھ نہیں آتی۔

Maj. Gen. (Retd.)Naseerullah Khan Babar: At times what happens is that a local knowledge is far better than what you get from the Ministry or from the books. He is a local there. He is better informed than what I am. I admit that.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ سر میرے ضمنی سوال کا بھی جواب نہیں آیا۔ ایجوکیشن منسٹر صاحب جواب دینا چاہتے ہیں' انہیں جانے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شاہ صاحب آپ ان کو بعد میں بتا دینا۔ سوال نمبر ۱۳۲ سید محمد فضل آغا۔

132. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Education be pleased to state the total number of scholarships in different fields offered to candidates with its province-wise break-up and the names of the candidate from each province with their districts for the last 3 years?

Syed Khursheed Ahmad Shah: Ministry of Education has offered 487 scholarships under COT, Quaid-i-Azam, Merit, 100-Scholarship Scheme, Cultural Exchange and Commonwealth Scholarship Programmes. The year-wise provincial and subject-wise break-up with their names is appended at Annexute-I.

The District-wise quota is the responsibility of the Provincial Governments.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جواب پڑھا گیا تصور کیا جائے۔ ضمنی سوال۔

سید محمد فضل آغا۔ میری گزارش ہے شاہ صاحب سے کہ ۴۸۷ سکالرشپس انہوں نے مختلف فیلڈ میں دیئے ہیں۔ میں نے ان سے صوبہ وارتفصیل مانگی تھی۔ لیکن انہوں نے ایک منسلکہ جو کوئی ۲۰ یا ۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ پیش کر دیا ہے اس میں شارٹ کٹ ہو سکتا تھا کہ فلاں صوبے کو اتنے، فلاں صوبے کو اتنے۔ یہ دفتر کی بات playing with the words and paper اس طرح لمبا کر لیتے ہیں شاہ صاحب کے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی۔ اب شاہ صاحب سے میں پوچھوں گا کہ زبانی ہی بتا دیں کہ وہ ہر صوبے کو کتنے کتنے دیئے تھے اور کیا یہ سارے استعمال ہو گئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یعنی ہر صوبے کو کتنے کتنے دیئے اور کتنے utilize ہوئے ہیں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ میں ان کو بتا رہا ہوں کہ ہمارے پاس جو سکالر شپ ہیں وہ سی او ٹی کے ہیں۔ کامن ویلتھ کے ہیں میرٹ کے ہیں اور قائد اعظم کا ہے اور ۱۰۰ سکالر شپ ان غریب سرکاری ملازمین کے ہیں جو ایک تا ۱۵ گریڈ میں ہیں۔ میں ان کو تفصیل بتانا چاہتا ہوں اگر وہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ سی او ٹی سکالر شپ جو ہوتے ہیں وہ ۶۵ فی سال ہیں۔ ایک بات اور کلیئر کروں کہ کوئی سکالر شپ lapseableنہیں ہے۔ اگر اس سال ۶۵ ہیں اور ہم نے ۵۱ دیئے ہیں۔ تو اگلے سال ۹ ۵ ہم دے دیں گے۔ lapse نہیں ہونگے۔ تو ان میں سے ہم نے بلوچستان کو جو دینے تھے ۱۵ میں سے ایک اور ۹۲ میں سے ایک اور اس سال ابھی تک وہاں سے کوئی منظوری نہیں آئی۔

سید فضل محمد آغا۔ وہاں سے نہیں آئی۔

سید خورشید احمد شاہ۔ این ڈبلیو ایف پی کے ۸۰'۹۱ اور ۹۲ میں ۸۰ اور ۹۴ میں ۲ اور باقی ابھی تک نہیں آئے۔ اس طریقے سے ہم نے ۹۱-۹۲ میں ۶۱ اور ۹۲-۹۳ میں ۶۰ اور ابھی تک کچھ صوبوں سے ہمیں نہیں ملے۔ اور قائد اعظم میرٹ کے سکالرشپ ہمارے پاس ۱۸ ہیں ہر ایک یونیورسٹی کا ایک ہے۔ اس میں ۹۲ میں دو ہیں اور ۹۳-۹۴ میں ایک ہے۔ اور یہ بھی lapseableنہیں ہیں۔ اور ابھی تک فی الحال میرٹ ایسا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ lapseable نہیں ہے یہ۔ جو لڑکا جب بھی میرٹ پر آئے گا اس وقت اس کو دے دیا جائے گا۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جی ' جو بھی لڑکا میرٹ پر آئے گا اس کو دیا جائے گا۔ اور میرٹ ہے ۳۶ two in each university اس میں این ڈبلیو ایف پی ہے دو اور ۹۲-۹۳ میں ہے دس ۹۳-۹۴ میں چار۔ ابھی ان کے اور بھی آسکتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ بھی میرٹ کے ہیں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جی ہاں یہ بھی میرٹ کے ہیں۔ بلوچستان میں ۹۲-۹۳ میں چار اور ۹۳-۹۴ میں تین آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس سال ان کو ۲ دیتے ہیں تو ان کے ۳ آ گئے کیونکہ پچھلے سال ان کے کم تھے تو اس وجہ سے ان کے جو بچے ہونے تھے تو ان کو cove: کیا گیا ہے۔ اور ۱۰۰ سکالر شپ ہیں کل چار سال کے عرصے میں ہم نے دینے تھے ان میں سے تقریباً ۴۵ گئے

قریب ہم نے استعمال کئے ہیں۔ اور باقی ۵۵ ہمیں دینے ہیں چار سال میں ۹۵ تک ہم نے ختم کرنے ہیں۔ کیونکہ وہ لڑکے میرٹ پر نہیں آتے ' وہ lapseable نہیں ہیں جب تک ۱۰۰ ختم نہیں ہوں گے۔ اس میں بلوچستان کا ایک بھی نہیں ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ نہیں ہے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ میں بھی کہہ رہا ہوں کہ نہیں ہے۔ اس میں سے ایک سے ۱۵ گریڈ کے جو غریب ملازمین ہیں ان کے بچوں کے لئے اور ان کا یہ criteria ہے کہ انہوں نے میٹرک سے پوسٹ گریجویشن تک لی ہو۔ اگر ان کا کبھی بھی دو سال کے اندر کوئی لڑکا ہوگا تو ہم ان کو دے دیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی حافظ فضل محمد صاحب

سید خورشید احمد شاہ۔ میں ختم تو کروں۔ ابھی تو میں جواب دے رہا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ابھی تو آپ کھڑے ہوگئے تھے۔ اس لئے کہہ رہا ہوں۔ جی ڈاکٹر صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب اگر وزیر صاحب اپنا جواب پڑھ لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی آپ کا سوال ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ وزیر صاحب اگر یہ اپنا جواب پڑھ لیں ' آخری فقرے میں لکھا ہوا ہے کہ The District-wise quota is the responsibility of the Provincial Government. میری عرض یہ ہے کہ جب ایک چیز پوچھی ہی نہیں گئی ہے تو اس کا جواب دینے کی کیا ضرورت تھی یہ اپنی منسٹری کو بتا دیں کہ وہ اس قسم کی irrelevant باتیں' خواہ مخواہ خود کو------

جناب قائم مقام چیئرمین۔جی جناب خورشید شاہ صاحب آپ فرمائیے ۔

سید خورشید احمد شاہ ۔جناب چیئرمین مسئلہ یہ ہے کہ اگر ان کو proper information دی جائے تو وہ پسند نہیں آتی : ابھی دیکھیں خود آغا صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ بلوچستان wise آپ بتائیں ' اور ہمارے بلور صاحب نے پوچھا کہ N.W.F.P-wise ' اگر میرے پاس information نہ ہوتی تو میں کیسے بتاتا۔

سید محمد فضل آغا۔اس میں چاروں provinces کا break-up دیا ہوا ہے جی

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ہاں یہ دیا ہوا ہے ۔

سید خورشید احمد شاہ۔تو اگر ہم نہیں بتاتے تو آپ ناراض ہوتے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔درست ہے شاہ صاحب آپ کا جواب بڑا بروقت ہے جی۔ اگلا سوال۔

سید خورشید احمد شاہ۔ cultural programme جو ہے اس میں بلوچستان کو 93-1992 میں ایک ہے اور 94-1993 میں بھی ایک ہے' یہ ابھی lapseable نہیں ہے اور پھر Common wealth کی ہے' ابھی Commonwealth کا Merit Scholarship ہوتا ہے' اس میں ہمارے لڑکے یہاں selectہوتے ہیں جب وہ competition میں وہاں باہر جاتے ہیں تو وہاں ہمارے لئے بڑا problemہوتا ہے' تقریباً Commonwealth کی جتنی countries ہوتی ہیں ان کے students وہاں آتے ہیں' ان کا competition ہوتا ہے' اور اس میں ہمارے لڑکے تقریباً کافی رہ جاتے ہیں۔ تو اگلے سال ہمارے ساتھ یہ problem ہوا کہ تو بڑے کم لڑکے گئے اور ہمیں وہاں پر صحیح Scholarshipنہیں مل سکی' اس سال ہم نے ایک بڑا فائدہ لیا ہے جو Common wealth Education Ministers Conference ہوئی تھی' ان سے request کی تھی تو ان لوگوں نے ہمیں کچھ hints دیئے ہیں' تو اس طریقے سے اگر آپ کریں تو ہم آپ کو Scholarship دیں گے۔ تو اس سال ہم نے پہلی مرتبہ Commonwealth Scholarship advertise کئے ہیں' تقریباً ہمیں پچاس recommendations بھیجنی ہیں' اور ہم نے advertise کی ہے اس میں سے وہ 100studentsلیں گے جو بالکل competition میں بیٹھ سکیں اور qualify کر سکیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ Thank you very much جی۔ جی جناب مندوخیل صاحبsupplementary question ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ ان سے میں یہ پوچھوں گا کہ یہ انہوں نے Scholarshipکے لئے معیار کیا رکھا ہے ؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میرٹ ہے جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جو میرٹ پر بھیجتے ہیں ' ان کے لئے Commonwealth کا procedure کیا ہے؟

سید خورشید احمد شاہ۔ Commonwealth کا میں نے کہا کہ ان کا انٹرویو ہوتا ہے ' ان کے ٹیسٹ ہوتے ہیں' اس کو رکھتے ہیں سامنے' ان کا جو career ہے ' اس کو سامنے رکھتے ہیں یعنی Matric to Post Graduation تک۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ Career جو Matric to Post Graduate تک ہے اس میں division کے حوالے سے آپ نے کیا standard رکھا ہے؟

سید خورشید احمد شاہ ۔ میں آپ کو یہ بتاؤں' کیونکہ یہ CommonwealthConference ہے ہم Province-wise اس کو نہیں کرتے ' اگر ان کو کریں گے کہ سندھ کے ہمیں 6 دینے ہیں' بلوچستان کے 4 دینے ہیں' اوربلوچستان کے مجبوراً ہم نے 4 بھیجنے ہیں اور وہ وہاں select نہیں ہوتے' میں آپ کو بتاؤں کہ last year یہ ہوا کہ پاکستان کے جو Scholarship تھے وہ سارے ختم ہوگئے اور تقریباً انڈیا کے پاس چلے گئے' تو ہم اس سال یہ کوشش کر رہے ہیں کہ جہاں پر ہم selection کریں اور جہاں سے اپنے students بھیجیں' تو وہاں ہمارے Scholarship ختم نہ ہوں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین' اس میں ذرا میں یہ عرض کروں گا' یہ ہمارے وہاں کمیٹی میں بھی آیا ہے' وہ تین بار فرسٹ ڈویژن مانگتے ہیں ۔ اب ہمارے صوبے کے لئے ' جناب والا ! آپ کو ہمارا standard معلوم ہے ' اس حوالے سے کہ ہمارے تعلیمی ادارے ہیں نہیں ' تو آپ فرسٹ ڈویژن جب FSc اور فرسٹ ڈویژن جب BSc یا فرسٹ ڈویژن graduation میں آپ مانگیں گے ' تو اس طرح تین اس میں آپ فرسٹ ڈویژن مانگیں گے تو ہمارے لوگ کیسے اس میں آسکیں گے؟ تو یہ بالکل ممکن ہی نہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔وہ competition from within the province ہو گا جی۔

سید خورشید احمد شاہ ۔ میں اپنے Member کو صرف یہ بتا دوں کہ جو چار Scholarships ہیں COT یا Cultural یا میرٹ ' اس میں ہم نے پہلے ہی ' ہماری جو last ایکنک کی میٹنگ ہوئی تھی ' اس میں بھی اس پر ڈیبیٹ کی کہ ان Scholarship میں بلوچستان اور N.

W.F.Pاور سندھ کے لئے آپ اس کو consider کریں مگر میں نے زور دیا بلوچستان کے اوپر کیونکہ اگرہم پانچ چھ سال کا ریکارڈ دیکھیں تو بلوچستان کو کم Scholarships ملے ہیں، تو اس میں ہم نے یہ کہا ہے کہ میٹرک کی جو تھرڈ ڈویژن ہے اس کو ختم کریں، باقی گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن میں فرسٹ کلاس رکھیں، مگر Commonwealth میں، یہ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے، یہ تو ان کی recommendation ہے، Commonwealth والوں کی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں from within the province کیوں نہیں آپ competition کراتے؟

سید خورشید احمد شاہ۔ نہیں province-wise اگر آپ کریں گے تو وہاں تو میرٹ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں merit from within the province کیوں نہیں کر لیتے؟

سید خورشید احمد شاہ۔ باقی پر تو province-wise ہے، باقی کوئی General competitionنہیں ہے، سوائےCommonwealth کے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! آپ یہ دیکھیں ۲۸۷ سکالر شپ ہیں ہمارے۵ فیصد کے حساب سے ۲۵ سکالر شپ بننے چاہیئے تھے یہ ۱۴ بنے ہیں۔ آپ اندازا لگائیں۔ ہماری پوزیشن یہ ہے۔ اور آپ کو ہمیں زیادہ موقع دینا چاہیئے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ میں نے تو کہا کہ یہ lapseable نہیں ہیں یہ آ جائیں گے اور ہم لے لیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ پچپن باقی ہیں، آپ فرما رہے ہیں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جی کافی بچے ہوئے ہیں، ابھی دیکھیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کافی بچے ہوئے ہیں جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جناب والا! اسی میں آپ دیکھیں صفحہ ۲ پر ۲۸ نمبر پر آیا ہے شاہد رسول۔ اس کو ۹۱۔۹۲۔ میں سکالر شپ ملا ہے اور پھر صفحہ ۶ پر آپ دیکھیں شاہد رسول ۱۹۹۲۔۱۹۹۳۔ یہ کیسے رکھا گیا ہے، جناب والا!۔

سید خورشید احمد شاہ ۔ جی ۱۹۹۲ میں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جی ہاں صفحہ ۲ پر آپ دیکھیں۔ شاہد رسول کو آپ نے سکالر شپ دیا ہے ۱۹۹۱ میں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ ۱۹۹۲ میں شاہد رسول کو دیا ہے پھر دوبارہ ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ آپ دیکھیں اپنی جواب والی کاپی پر ۔

سید خورشید احمد شاہ ۔ ۱۹۹۱ ۔۱۹۹۲ میں ہاں ؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ شاہد رسول کو آپ نے سکالر شپ دیا ہے ۔ اور پھر ۱۹۹۲۔۱۹۹۳ میں صفحہ ۲ پر دیکھیں۔ پھر آپ نے اس شخص کو سکالر شپ دیا ہے اور ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ نے یہاں دو آدمی شمار کئے ہیں اور دیا ایک کو ہے۔ کس طرح دیا ہے؟

سید خورشید احمد شاہ ۔ ۱۹۹۲ ۔۱۹۹۳ میں آپ صفحہ ۲ کہتے ہیں ؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جی ۱۹۹۱۔۱۹۹۲ میں صفحہ ۲ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ جی جناب وزیر صاحب کیا ارشاد فرماتے ہیں ؟

سید خورشید احمد شاہ ۔ میرے پاس تو صفحہ ۲ پر پنجاب کے ہیں، سندھ کے نہیں ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ صفحہ ۳ پر شاہد رسول، گورنمنٹ کالج کوئٹہ، کیمسٹری۔

سید خورشید احمد شاہ ۔ میرے پاس تو پنجاب کے نہیں ہیں۔ آپ کی اور ہماری کاپی الگ الگ ہو گی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ یہ آپ اس جواب والی کاپی پر دیکھیں ناں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ اور پھر آپ نے ۱۹۹۲۔۱۹۹۳ میں صفحہ ۲ پر اسی شخص کو سکالر شپ دیا ہے ۔

سید خورشید احمد شاہ ۔ میں چیک کر لیتا ہوں کہ دو مرتبہ کیسے آیا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل ۔ یہاں آپ نے شمار کیا لیکن دیا ایک کو ہے ۔

نام ایک کا ہے۔

سید خورشید احمد شاہ ۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس کا subject تبدیل کر دیا ہو۔ مگر مجھے کنفرم نہیں ہے۔ معلوم کرلوں گا۔

جناب قائمقام چیئرمین ۔ آپ یہ کنفرم کر کے پھر بتا دیجئیے گا جی۔ واقعی اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی۔ آپ اس کو کنفرم کر کے بتائیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ کوئی favouritism کا مسئلہ تو نہیں ہے۔ وہاں حقدار لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں آپ favouritism کر کے ----

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ شاہ صاحب میں آپ کو بلا لوں گا اور وہاں بیٹھ کر پھر اس کو دیکھ لیں گے ۔ شکریہ جی۔

لفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر ۔ جناب چیئرمین ۔ subject تبدیل نہیں ہو سکتا۔ اگر کیمسٹری کا طالب علم ہے تو فزکس تو نہیں لے سکتا ۔ جیسے وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ subject تبدیل ہوگیا ہو ۔ subject کیسے تبدیل ہو سکتا ہے جبکہ کیمسٹری کا طالب علم ہے تو کیمسٹری سے کیا وہ فزکس یا الیکٹرانکس لے لے گا۔ یہ کس طرح تبدیل ہو سکتا ہے ؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ درست ہے۔ اس میں دراصل جنرل صاحب جو سوال ہے۔

لفٹیننٹ جنرل (ر)سعید قادر جی میں سمجھ گیا ہوں ۔ سوال بالکل واضح ہے جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ میں نے ان سے گزارش کی ہے کہ وہ سارا معاملہ میرے پاس لے آئیں وہاں بیٹھ کر پھر دیکھ لیں گے ۔ شکریہ جی ۔ اگلا سوال نمبر ۱۳۳ سید محمد فضل آغا صاحب۔

133. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that the funds have been earmarked for the purchase of a piece of land for the Pakistan Embassy School at Jeddah, if so, the total amount allocated and the time by which this plot will be purchased?

Syed Khursheed Ahmad Shah: Yes. A suitable plot measuring

18,400 square meters has been acquired a S.R. 435 per square meters for the use of Pakistan Embassy School Jeddah. A lump sum of S.R 8 million has been paid for the said plot.

سید محمد فضل آغا ۔ جناب والا !! گزارش یہ ہے کہ شکر ہے کہ وہاں انہوں نے پلاٹ تو لے لیا تو شاہ صاحب یہ بتا دیں کہ یہ کب اور کس تاریخ کو ہوا ہے اور دوسری بات یہ کہ انہوں نے کہا ہے کہ a lumsum amount of 8 millions has been paid for the said plot جبکہ اوپر انہوں نے لکھا ہے کہ a suitable land measuring 18400 sq.meters had been acquired at Saudi Riyal 435 per sq.meter. تو انہوں نے یونٹس دے دیئے ہیں کہ فی گز اتنے پیسے دیئے ہیں اور نیچے لکھ دیا ہے کہ ایک ملین ٹوٹل ان کو دے دیا ہے، تو شاہ صاحب اس پر بھی روشنی ڈال دیں اور ریٹ کا بھی فائنل بتا دیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی وزیر تعلیم صاحب ۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب پہلے تو آٹھ ملین دیے ہیں۔ تو اس کا مطلب ہے کہ فائنل ہوا ہے تو ہی دئیے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آغا صاحب اس چیز کے خود گواہ ہیں کہ ہم سے پہلے ماضی میں جدہ سکول میں ساڑھے بارہ ہزار طلباء پڑھتے تھے اور ان کا حشر یہ تھا کہ اتنا اچھا سکول تھا مگر عمارتیں نہ ہونے کی وجہ سے کچھ نہیں ہوا ۔ آج تک کسی نے توجہ نہیں دی۔ تو میں نے ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے اپنی ڈیوٹی سمجھی اور میں نے اس کو visit کیا۔ شاید آغا صاحب نے بھی visit کیا ہوگا ۔ وہاں پر پاکستانی لوگوں کی بڑی خواہش تھی کہ خدا کے لئے ہماری مدد کریں۔ ہمارے پاس رقم بھی ہے ۔ ہم نے ان کو allow کیا کہ آپ پلاٹ دیں ۔ میں نے اور میرے کچھ دوستوں نے خود جدہ جا کر پلاٹ دیکھے۔ ایک پلاٹ ٥٠٠ ریال میں مل رہا تھا۔ کوئی ٨٠٠ میں مل رہا تھا، کوئی ٦٠٠ میں مل رہا تھا مگر ہم نے کہا کہ کم سے کم ہونا چاہیئے۔ آپ پلاٹ لے لیں اور جلدی کام شروع کریں ۔ جیسے کہ دوسرے سکول ہیں ۔ جن سکولوں کو پلاٹ مل گئے ان کی عمارتیں بھی بن گئی ہیں۔ ہمارے پاس ساڑھے بارہ ہزار طلباء ہیں اور انڈیا کے اتنے طلباء نہیں ہیں مگر انہوں نے اپنی عمارت بنا لی ہے ۔ ہم نے اس وجہ سے ٤٣٥ ریال فی میٹر زمین لی ہے اور اس پر انشاء اللہ جلد ہی اپنی عمارت بنانا بھی

شروع کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا ۔ انہوں نے کہا کہ ٹوٹل آٹھ ملین دے دیا ہے اور اوپر دونوں یونٹ دیئے ہیں ۔ میری تو سمجھ میں نہیں آیا کہ ٹوٹل کا کیا مطلب ہے ؛ اس کی ٹوٹل قیمت work out ہونی چاہئیے تھی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جہاں آپ میٹر کی بات کرتے ہیں ' وہاں ٹوٹل کی بات کہاں سے آ گئی ۔ جی شاہ صاحب ۔

سید خورشید احمد شاہ۔ ٹوٹل تو . لکھ دیا ہے یعنی ۴۲۵ فی میٹر کے حساب سے اتنی ہی بنتی ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ٹھیک ہے ' یہی بنتی ہے ۔ اگلا سوال ۔ ۱۳۴ ۔

134 . *Mr . Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Women Development and Youth Affairs be pleased to state the steps taken by the government to provide facilities to women to partake in politics on a greater scale?

Syed Iqbal Haider: Greater participation of citizens in politics can only be encouraged through constructive programmes of political parties. For, participation in politics can not be forced, it is through creation of congenial atmosphere that women, like men can take their appropriate roles in politics. The statecraft in this regard can certainly help in creating the necessary congenial atmosphere.

The Ministry of Women Development as a State agency, in pursuit of its assigned duties acts as an advocate, lobbyst, influencer, coordinator and spokesman for the cause of women, which in the ultimate analysis leads to a

greater participation of women in the national affairs. For the purpose, the Ministry also sanctions and finances programmes in various fields, which indirectly encourages women politically to be more conscious. Further the Ministry is actively pursuing the issues regarding the Constitutional amendment required for the reservation of seats and in increasing the existing share of women in various legislatures in the form of an appropriate Bill in the National Assembly.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ ہم آئینی ترامیم لائیں گے خواتین کے حقوق کے لئے۔ ان کے نمائندوں کو بڑھانے کے لئے، تو آپ وہ کیوں نہیں لاتے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی اقبال حیدر صاحب۔ آپ نے لکھا ہے کہ ہم لا رہے ہیں تو پھر مستورات کی نمائندگی بڑھانے کے لئے کیوں نہیں لا رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب چیئرمین۔ میں معزز رکن کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے ۔ ہم نے یہ

14th Constitution Amendment to restore the reserve seats for women not only in the National Assembly and Provincial Assemblies but also to introduce reserve seats for women in the Senate, has already been moved in the National Assembly. This Bill is pending for consideration before the Standing Committee of National Assembly. But here, I would also like to add Sir, that in respect of question that has been asked that what steps the Government has taken to provide facilities to women to take part in politics on a greater scale. There are a few more steps and decisions that the Government of Pakistan has taken, one.

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Sir, steps have already been taken.

Syed Iqbal Haider: No. No, in addition to this

Mr. Acting Chairman: You have answered the question.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی اگلا سوال ۱۳۵ جناب خلیل الرحمان۔

135 *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Education be pleased to state the steps taken by the government to introduce mass vocational training in the country.

Syed Khursheed Ahmad Shah: The government is laying great emphasis on promotion and development of Technical and Vocational Education facilities in the country. A number of Ministries and Provincial Departments beside Education such as Labour and Manpower, Industries, Social Welfare and Agriculture are involved in this endeavour. A net work of institutions such as Colleges of Technology, Polytechnics, Technical Training Centres, Vocational Institutes; are operating through out the country under aegis of different departments.

In the formal Sector nearly sixty Polytechnics/Colleges of Technology and 200 Vocational Institutes are operating across the country under Education Departments. In the non-formal sector nearly 3,00 Institutions offering Vocational Training of varying duration are operating under different aforementioned departments.

Recently under the "Prime Minister's Special Programme for Training in Technical Trades and Domestic Services". The Ministry of Labour, Manpower and Overseas Pakistanis launched a Mass Vocational Training Programme in 13 different trades in demand in the job market. The training period ranges from from 6 weeks to 12 months. The programme envisages to train over 31,000

people during the first phase.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اگلا سوال ۱۳۶ قاضی حسین احمد صاحب۔

کوئی ضمنی سوال ۔ جی سعید قادر صاحب۔

136. *Qazi Hussain Ahmed: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number of public schools and colleges for the last three years, viz 1991-92, 1992-1993, and 1993-1994 respectively;

(b) the amount of grant given by the government to these institutions and the income from other grants, indicating also the expenditure; and

(c) the number of students and teachers, indicating also the examination results with grades obtained?

Syed Khurshid Ahmad Shah: (a) No Public Schools and Colleges are functioning under the control of the Ministry of Education

(b) As above.

(c) As above.

Lt. Gen. (Retd.)Saeed Qadir: Schools and colleges in Islamabad do not come under the Ministry of Education? You have answered that no public school and college is functioning under the control of Ministry of Education.

سید خورشید احمد شاہ۔ نہیں جی۔ جناب پبلک سکولز اور چیز ہے جو صوبے میں ہیں۔

پہلے سوال تو پڑھ لیں۔ اسلام آباد میں کوئی پبلک سکول اور کالج نہیں ہے؟

Lt.Gen.(Retd.) Saeed Qadir: Number of public schools and colleges......

Syed Khurshid Ahmed Shah: No public school and college is functioning under the control of Ministry of Education.

Mr. Acting Chairman: The answer is that no public school or college is operative in Islamabad.

سید خورشید احمد شاہ: جی نہیں' جو Province کا سوال پوچھا گیا ہے' آپ پڑھ لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سوال یہ ہے کہ کیا اسلام آباد میں کوئی پبلک سکول یا کالج ہے؟

سید خورشید احمد شاہ: کالجز اسلام آباد میں ہیں۔ پبلک سکول کوئی نہیں ہے۔

لیفٹننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: تو پھر کالج کا جواب دینا چاہئے۔ یہاں تو لکھ دیا ہے کہ No public schools and colleges are functioning under the Ministry of Education.

Mr. Chairman: The answer says that no public schools and colleges are operative in Islamabad.

سید خورشید احمد شاہ: اصل میں ان کا سوال تھا کہ صوبوں میں جو پبلک سکولز یا کالجز ہیں ان کو حکومت کوئی گرانٹ دیتی ہے؟ ان کو ہم گرانٹ نہیں دیتے۔ اس کی میں وضاحت کر دیتا ہوں مگر لفظ کالجز کا ہے اس میں اگر clear کر دیتے تو ہم جواب دے دیتے۔ یہ ان کی mistake ہے۔ مقصد اس کا یہی ہے۔

جناب الیاس احمد بلور: نہیں جناب' مقصد آپ اپنی طرف سے کیوں لیتے ہیں۔ No.of schools and colleges for the last three years.

سید خورشید احمد شاہ: چلو میں clear کر دیتا ہوں جو کالجز اسلام آباد میں ہیں ان کو ہم دیتے ہیں' جو دوسرے صوبوں میں ہیں ان کو ہم نہیں دیتے۔ جو سکول اسلام آباد میں ہیں ان کو ہم دیتے ہیں۔ جو پبلک سکول ہیں ان کو ہم نہیں دیتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اب clear ہو گئی ہے بات ۔ جی جناب مندوخیل صاحب آپ کچھ پوچھیں گے ؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، اس کے معنی ہیں کہ پرائیویٹ سکولز ۔ یعنی کالجز اینڈ سکولز جو پرائیویٹ لوگوں نے کھولے ہیں مثلاً گرائمر سکول ۔ فلاں سکول ۔ فلاں سکو ل ۔ یہاں شاید قاضی صاحب کا مقصد ہے پبلک سکول کے معنی جو حکومت چلاتی ہے ۔ جو کالجز حکومت چلاتی ہے ۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۴ء کتنے ہیں ؟ میں یہ پوچھتا ہوں۔

سید خورشید احمد شاہ، جناب ۔ میں ذرا بتاتا چلوں کہ جیسے کیڈٹ کالج ہوتا ہے ۔ نظر یہ آتا ہے کہ یہ حکومت کے ماتحت ہے مگر ان کا بورڈ آف گورنرز ہوتا ہے ۔ جیسے پبلک سکول حیدر آباد ہے ۔ پبلک سکول سکھر ہے ۔ اس طریقے سے جیسے کیڈٹ سکول حسن ابدال ہے ۔ اس قسم کے سکولز جو ہیں یہ صوبوں میں ہوتے ہیں ۔ ان کا بورڈ آف گورنرز ہوتا ہے ۔ حکومت کا ان کے ساتھ براہ راست کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔No profit , No loss ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، صحیح ہے ۔ جی ڈاکٹر صاحب آپ کچھ فرما رہے ہیں ؟ سپلیمنٹری سوال ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ، وزیر صاحب جو بتا رہے ہیں ۔ میں سمجھ گیا' پبلک سکولز اور کالجز پہلے ہوتے تھے ' جن کے واقعی بورڈ آف گورنرز ہوتے تھے ۔ وہ مارشل لاء دور میں take over کئے گئے اور آج کل وہ منسٹری آف ڈیفنس کے تحت چل رہے ہیں ۔ اب ان کے کنٹرول میں ہیں ۔ یہ ٹھیک ہے کہ وزارت تعلیم کے کنٹرول میں نہیں ہیں لیکن میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جب یہ سکولز اور کالجز خودمختار تھے تو ان کی کارکردگی بہت اچھی تھی ۔ اور جب سے وہ سنٹر کے کنٹرول میں آ گئے ہیں تو ان کی کارکردگی روز بروز گر رہی ہے۔ تو حکومت سے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا وہ اس پر سوچ رہی ہے کہ ان سکولز کو دوبارہ decentralise کیا جائے اور ان کو اپنے جو بورڈ آف گورنرز تھے -----

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کا مقصد یہ ہے کہ یہ سکولز واپس لئے جائیں ؟

ڈاکٹر محمد ریحان ، میرا مطلب ہے کہ وہ جو Government controlled not

وہ under Ministry of Education but under the Government as a whole ان اداروں کو واپس کر دیں ۔

سید خورشید احمد شاہ: جناب میں ایک وضاحت کروں ۔ میرے معزز ساتھی ٹھیک بول رہے ہیں ۔ ۳ قسم کے سکول ہیں ۔ ایک کو تو فیڈرل گورنمنٹ خود چلاتی ہے جیسے اسلام آباد میں ہیں یا لاہور میں کچھ کالج ہیں ۔ کراچی میں ہے جیسے خضدار انجنئرنگ کالج تھا اب وہ یونیورسٹی بن گئی ہے ۔ ان کو فیڈرل گورنمنٹ چلاتی ہے ۔ دوسرے ہیں FG سکول ان کو آرمی کے لوگ کنٹرول کرتے ہیں ۔ ان کے ساتھ نام تو فیڈرل گورنمنٹ کا ہے ۔ اس کا بوجھ مجھ پر پڑتا رہتا ہے کہ FG سکول میں داخلہ چاہیئے مگر ہمارے قبضہ میں نہیں ہوتا ۔ ہمارا کنٹرول نہیں ہے ان پر ۔ ان پر آرمی کا کنٹرول ہے ۔ تیسرا ہے پبلک سکولز جیسے میں نے کہا کہ حسن ابدال پبلک سکول ہے ۔ لارنس کالج ہے ۔ ایچی سن کالج ہے ۔ اس قسم کے سکولز صوبوں میں ہوتے ہیں ۔ ان کا بورڈ آف گورنرز ہوتا ہے ۔ وہ خود چلاتے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ صحیح ہے۔ thank you ۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! میرے خیال میں پورا House اس بات سے اتفاق کرے گا کہ جتنے بھی Educational Institutions, Medical Institutions decentralise ہوتے ہیں وہ atonomous ہوتے ہیں اور ان کی efficiency بہت اچھی رہتی ہے اور جتنا آپ ان کو centralise کرتے جائیں گے ان میں efficiency جو ہے وہ ختم ہو جائے گی۔ تو کیا حکومت کسی ایسے حل پہ یا اس مسئلے پر غور نہیں کرے گی کہ وہ جو take over کئے گئے ہیں Schools وہ دوبارہ ان اداروں کو واپس دیئے جائیں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ کوئی نہیں کیا ہے۔ take over تو کوئی نہیں کیا ہے۔ یہ وہی سکول ہیں جو چلتے آ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کوئی take over نہیں کیا گورنمنٹ نے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ کوئی take over ہم نے نہیں کیا۔ کوئی ہمارے آدمی نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ right جی۔ شکریہ۔

Question No. 137 Mr. Aftab Ahmad Sheikh Sahib, any supplementary please.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جی جناب۔ پہلی بات تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس کے متعلقہ وزیر نہیں ہیں۔ میں چاہوں گا کہ اس کو آپ postpone کریں۔

سید اقبال حیدر۔ Sir ان کے ساتھ بڑی tragedy ہوئی ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں کوئی بات نہیں کہہ رہا ہوں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کو defer کریں

جناب قائم مقام چیئرمین۔ right جی postponed جی۔ defer کر دیتے ہیں اس کو آئندہ کے لیے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جی ہاں defer کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ٹھیک ہے defer کر دیں۔ اگلا سوال نمبر 138۔

138. *Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Will the Minister for Communications be pleased to state the profit earned or losses sustained by the Telephone Industries of Pakistan during the last five years with year-wise break-up.

Minister for Communications: Profit earned (after taxation) and losses sustained by the phone Industries of Pakistan during the last five years are given below:

(Rs. in thousand).

Year	Profit	Loss
1988-89	1,219	----
1989-90	-----	8,287
1990-91	49	----
1991-92	13,194	-----
1992-93	31,742	-----
	Total: 46,204	8,287

Mr. Acting Chairman: No supplementary Next question is...

Syed Iqbal Haider: Sir, may I be permitted by you to go to the Privileges Committee meeting of National Assembly. Sir, it is a very important committee meeting. I am receiving repeated requests.

Mr. Acting Chairman: You can go.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: We are also going.

Syed Iqbal Haider: I may be permitted, my absence may not be felt.

Mr. Acting Chairman: I think the House will permit you and why not? The House will allow you to go.

Mr. Afteb Ahmad Sheikh: Mr. Chairman, Permit us also to leave.

Mr. Acting Chairman: He is requesting you and asking permission from you---- You can go Sir.

Syed Iqbal Haider: The Question Hour is over.

Mr. Acting Chairman: Ten minutes.

Mr. Ilyas Ahmed Balour: Mr. Chairman, there is very important question, please allow me. It pertains to law Ministry.

Mr. Acting Chairman: Which question?

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Please allow me Sir, I have sent a question on 14th of September and the question has not been replied properly.

Mr. Acting Chairman: Is it for today ...

Mr. Ilyas Ahmad Balour: Sir, it is for today but it will not ...

Mr. Acting Chairman: It is on...

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: It is on agenda of today.

Mr. Acting Chairman: What is its number ?

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: It is

اس میں جو second sheet لگی ہے اس میں صفحہ نمبر ، ہے- یہ Minister of Law پر ہے---

جناب قائم مقام چیئرمین- no, no ہم by number آ رہے ہیں جی۔ صرف دس منٹ رہ گئے ہیں۔

جناب الیاس احمد بلور- نہیں جناب میرا یہ مطلب ہے کہ you are right لیکن مقصد یہ ہے کہ جو میں نے question کیا ہے اس کو گول مول کر کے جواب غلط دیا گیا ہے۔ میں request کروں گا کہ میرا question accordingly دوبارہ take up کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین- ابھی چھوڑیں جی اس کو اپنے نمبر پر آئے گا۔ آتے ہیں جی بات کرتے ہیں۔ جناب اگلا شیخ صاحب آپ کا۔

جناب آفتاب احمد شیخ- ۱۳۹ جناب۔

139 . ***Mr . Aftab Ahmed Sheikh:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the profits earned by PTC in the year 1991, 1992 and 1993 and

(b) the steps taken by the government for maintenance of secrecy in government communications after its privatisation?

Minister for Communications:

(a) Years	Rs.
1991	05997.2 (M)
1992	10989.6 (M)
1993	10143.2 (M)

(b) As part of various measures the Government will establish a new Organisation namely NTC under its control Secrecy after Privatization to provide telecommunication for Government & Defence Services.

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: No supplementary Sir.

Mr. Acting Chairman: No supplementary. Question No. 140, Dr. Abdul Ha yee, answer taken as read, any supplementary please.

140. *Dr Abdul Hayee Baluch: Will the Minister for Communications be pleased to state the number of employees in B-1 to B-22 working in Karachi Port Trust with grade-wise and Province-wise break-up.

Minister for Communications: Detail is annexed.

Annexure 'A'

STATEMENT SHOWING GRADE-WISE PROVINCE-WISE BREAK-UP OF EXISTING OFFICERS EMPLOYEES OF KARACHI PORT TRUST

S. No.	Pay Scale	Working Strength	Punjab 50%	Sindh Urban 7.6%	Sindh Rural 11.4%	N.W.F.P. 11.5%	Baluchistan 3.5%	NA FATA 4%	Azad Kashmir 2%	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11
1.	790-30-1380 (KPT's Scale-1)	2773	760	1179	216	431	149	04	34	
2.	850-35-1550 (KPT's Scale-2)	1765	612	514	166	390	16	06	61	
3.	945-40-1745 (KPT's Scale-3)	3400	809	1817	141	469	101	03	60	
4.	1100-45-2000 (KPT's Scale-4)	1780	296	1176	61	210	21		16	
5.	1130-55-2280 (KPT's Scale-5)	1339	286	761	35	172	26		9	
6.	1430-75-2930 (KPT's Scale-6)	423	75	250	53	36	07		2	
7.	1515-85-3215 (KPT's Scale-7)	285	42	208	18	12	04		1	
8.	2000-150-5000 (KPT's Scale-8)	160	13	106	26	13	01		1	
9.	2535-197-5490 (BPS-16)	53	16	24	06	05	02			
10.	3880-290-7360 (BPS-17)	170	21	74	56	06	09	02	2	
11.	5085-366-8745 (BPS-18)	75	19	38	13	03	02			
12.	7750-385-11600 (BPS-19)	53	16	27	05	03	02			
13.	9195-440-13595 (BPS-20)	12	05	04	02	01				
14.	10190-545-15640 (BPS-21)	01	01		01	01			1	
	Total:	12392	2971	6178	849	1752	340	15	187	

(table to be pasted)

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میرا جناب اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو انہوں نے annexure 'A' دیا ہے۔ اس میں ہمارے کوٹے کا خاص خیال نہیں رکھا گیا ہے' بلوچستان کا۔ میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ اس معزز ایوان کو یہ یقین دلائیں کہ کراچی پورٹ ٹرسٹ میں بھی ہمارے جو بلوچستان کا 5.4% کا کوٹہ ہے بجائے 3.5% کے' وہ یہ یقین دلائیں کہ اس پر عملدرآمد کریں گے۔ ماضی میں ہماری حق تلفی ہوئی ہے 'اب اس کا ازالہ کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جنرل صاحب' ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ آپ انہیں یقین دہانی کرائیں گے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: On the previous census listing was 3.5%, if the new census indicates that it is 5.4%. We will have no hesitation to fulfil that obligation.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ جی جناب گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا !' آپ اگر annexure 'A' دیکھیں اور اگر ٹوٹل کریں تو یہ ۹۰ فیصد بنتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جبکہ اسے hundred percent ہونا چاہئے۔ اگر آپ یہ quota جو انہوں نے رکھا ہوا ہے 50%, 7.6%, 3.5% اس کو اگر آپ calculate کریں تو یہ hundred percent نہیں ہوتا۔ یہ hundred سے کم ہوتا ہے 90% تو وہ 10% بیچ میں سے کہاں غائب ہو گیا ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ میرٹ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ میرٹ کا ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔

Mr. Manzoor Ahmed Gichaki: They should have given it

یہ میرٹ پہ آیا ہے تو کہاں کہاں سے آئے ہیں۔

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: That is open merit.

Mr. Acting Chairman: Open merit and merit means open for everybody and for all the provinces.

جناب فدا حسین ڈیرو۔جناب چیئرمین۔ اس میں سندھ کا اربن اور رورل کوٹہ نہیں دیا گیا ہے۔ کیا اس کے بارے میں کچھ بتائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔رورل ۔ اربن سندھ میں کوٹہ نہیں دیا گیا ہے ۔ جنرل صاحب آپ سے پوچھ رہے ہیں کہ کیا ہے؟

میجر جنرل(ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔پہلے definition یہ کرنی چاہیئے کہ جو 1 and 2 ہیں پہلے پالیسی یہ تھی کہ یہ سب لوکل ہوں گے ۔ اس کے بعد جب ان کے CBAs آ گئے۔ وہ bargaining agents وغیرہ اس میں یہ کہا کہ

Major portion of posts in class III/IV cadre in KPT are meant to be filled in on the basis of promotion in terms of agreement reached with CBA. Secondly, resultant vacancies are filled in 100% from sons, daughters of retired/expired employees in terms of an agreement arrived with the CBA. Thus KPT management is not in position to observe provincial quota in these categories. However, provincial quota will be observed in respect of posts advertised in the press after having cleared.

اب ہم نے یہ کیا ہے کہ

All posts from grade 1 to 15, will be advertised, regardless of where they are or whatever the agreement with the CBA is. So, there will be a perceptible improvement.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اب جو پوسٹیں مشتہر ہوئی ہیں ، جنرل صاحب فرماتے ہیں اس پر کوٹہ observe کیا جا رہا ہے۔ اور کیا جائے گا۔

جناب فدا حسین ڈیرو۔ لیکن پچھلے کوٹہ میں جو زیادتی کی گئی ہے ان لوگوں کے ساتھ ان کو بھی تو cover کرنا چاہئیے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ممبر صاحب یہی پوچھ رہے ہیں کہ پرانے کوٹے کا کیا بنا۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: That again is a long term becuase if there are 800 vacancies, you see this is a question that always comes up,in our negotiations or talks even with MQM in Karachi.

وہ یہی کہتے ہیں کہ ہمیں کوٹہ دیں لیکن پھر اس میں یہ ہوتا ہے

In these areas they have much more than what...

Mr. Acting Chairman: The question I think is very simple the Member is asking.

یہ جو آپ نے ابھی کہا 1to15 اس سے پہلے جو تھیں اس پر کوٹہ کیوں observe نہیں کیا گیا ۔ یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔

جناب فدا حسین ڈیرو۔ وہ تو جناب میں نے آپ کو بتایا کہ کتنے لوگوں کے ساتھ پہلے agreement کئے گئے تھے۔ پہلے جو نہیں تھا وہ الگ بات ہے لیکن ابھی تو کچھ اس کا خیال کرنا چاہئیے۔ پہلے جو زیادتی کچھ لوگوں کے ساتھ کی گئی ہے کیا وہ continue رہے گی اس کو cover کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہو گا ۔ یا تو کوٹہ سسٹم نہیں ہونا چاہئیے اگر کوٹہ سسٹم ہے تو اس پر صحیح طریقے سے عمل ہونا چاہئیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جنرل صاحب اس کا جواب دے دیں جی کہ اگر پہلے تھا تو اس کو کیوں observe نہیں کیا گیا۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: It is a long term matter

جناب فدا حسین ڈیرو۔ لیکن اس کے لئے کوشش تو ہونی چاہئیے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ وہ ہو گی ضرور ہو گی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ اس کی کوشش ہو گی ۔ جی جناب گچکی صاحب آپ کا

جی ۔ سپلیمنٹری۔

جناب منظور احمد گچکی ۔میں جناب یہ پوچھنا چاہوں گا ۔ exactیہی ہے لیکن میں کچھ اور پوچھنا چاہتا ہوں ۔ کہ اربن جو ہے وہ 7.6 ہے اور رورل جو ہے وہ 11.4 ہے تو اربن جو ہے وہ ۶۱۷۸ ہے اور رورل جو ہے وہ ۸۴۹ ہے تو ویسے بھی اس percentage کے لحاظ سے رورل ایریا کو تو completely ignore کیا گیا ہے ۔ جناب والا! کیا گورنمنٹ یہ assurance دے گی کہ سندھ کے کوٹہ میں جو کمی ہوئی تھی یہ کوئی justification نہیں ہے کہ وہ contract تھا یا فلاں تھا ۔ سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک صوبے کا کوئی کوٹہ رکھا گیا ہے اربن اور رورل کے حساب سے ہم اس میں bound نہیں ہیں کہ وہاں کیا سسٹم رہا ۔ ہم تو یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ سندھ رورل کو اس کا right کیوں نہیں دیا گیا اور future میں کیا آپ اس percentage کو compensate کریں گے کہ نہیں کریں گے ۔یہ میں assurance مانگتا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔مطلب ہے وہ تو انہوں نے assure کیا ہے ۔ جنرل صاحب نے۔

Maj . Gen . (Retd .) Naseerullah Khan Babar: We will endeavour but again the political compulsion come because you have heard all the time in this House, in the National Assembly the individuals representing Karachi Urban that they have been turned down but when you come down to the facts and figures, I am prepared to produce the same with regard to Steel Mill. I am prepared to present the same with regard to PIA and the Port Qasim. There they out number any otherprovince or element but despite that the complaint for not observing the quota continues, so that political compulsion is all the time there.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ایک ٹائم میں آپ تین صاحبان کھڑے ہیں ۔مہربانی کر کے باری باری ۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ question simple سا ہے کہ آپ کیا ان کو compensate کریں گے یا نہیں کریں گے ۔یہ نہیں ہے کہ جی رورل کا زیادہ تھا یا کم تھا ۔ کراچی

والوں کو زیادہ ملا فلاں کو کم ملا ۔ میرا تو صاف یہ سوال ہے کہ جو کمی پہلے رورل سندھ کے کوٹے میں کی گئی اس کو آپ کب پورا کریں گے اور کتنا ٹائم لگے گا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کہتے ہیں جی کہ جو کمی ہوئی ہے اس سے پہلے بھی ہوئی ہیں اس کو کب پورا کریں گے اور کیسے پورا کریں گے؟

Maj.Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: We will try Sir, if there are new vacancies then we will give preference to those element who are in short fall.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much.

جی جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سندھ میں اربن اور رورل کا کوٹہ ہے لیکن کیا گورنمنٹ اس بات کی assurance دے گی کہ اربن رورل کوٹہ faithfully observe ہو گا اور جو بوگس ڈومیسائل issue ہو رہے ہیں اس سے کوٹے میں جو فرق پڑ رہا ہے اس کے لئے کیا تدارک کرے گی گورنمنٹ؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شیخ صاحب بوگس ہے تو بوگس cancel ہوتے ہیں ناں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ دیکھئے اگر ، فیصد کوٹا ہے ہمارا فرض کر لیجئے ۔

Mr. Acting Chairman: No if a domicile is bogus, it is bogus. That is always cancelled by the District Magistrates.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اب اگر وفاقی حکومت اس کا کوئی تدارک نہیں کر سکتی اور کوٹہ ہمارا بوگس ڈومیسائل والے لے جا رہے ہیں تو اس کی بھی کوئی assurance ملنی چاہئے کہ نہیں ملے گی؟

Mr. Acting Chairman: Sheikh Sahib, if a domicile has been issued by District Magistrate and the District Magistrates usually issue, if it is

challenged and it is proved that it is bogus then it is bogus, that is all

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, my submission is that the power to issue domicile is delegated by the Federal Government. It is their power.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ سوال تو نہیں بنا کچھ ناں جی۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ کیوں نہیں بنا جناب ۔ اگر کوٹے کی violation ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر بوگس ہے تو وہ کیسے لے گیا اپنا کوٹہ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سوال یہ ہے کہ یہ کوئی تدارک کریں گے کہ نہیں کریں گے اس بات کا۔

جناب قائمقام چیئرمین۔ تدارک تو ہے ناں اس میں جی۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ کیا تدارک کریں گے bogus domiciles کا؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جنرل صاحب یہ پوچھ رہے ہیں کہ کیا تدارک فرمائیں گے آپ؟

Maj.Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: There is a system worked out for domiciles that has been functioning everywhere because the local representative are the people who have to watch for them that they belong to that area and that they are residents of that place. There are certain prerogatives laid down.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب اشتیاق اظہر صاحب۔

جناب اشتیاق اظہر۔ اس قدر insist کیا جا رہا ہے اربن اور رورل پر تو پھر اس مفید سکیم کا دوسرے صوبوں میں اطلاق کب ہو گا؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ رورل اربن کا نفاذ باقی صوبوں میں کب ہو گا؟ جیسے سندھ میں ہے یہ ان کے کہنے کا مقصد ہے ۔

جناب قائمقام چیئرمین۔ conflict نہیں ہے وہاں پر۔ وہاں پر لوگوں کو اس پر اعتراض نہیں ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ان figures میں آپ دیکھیں کہ Punjab who is supposed to get 50% even they have not got 50%

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ڈاکٹر ریحان صاحب آپ کا کیا سوال تھا۔

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا! اس جواب کو اگر آپ ملاحظ فرمائیں تو Northern areas اور فاٹا کو ایک تو اکٹھا بتایا گیا ہے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیسے انہوں نے آپس میں ملا دیا ہے؟ اور پھر اس کو اگر مزید ملاحظ کیا جائے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کیا فاٹا میں بیروزگاری کم ہے یا ان کو ضرورت نہیں ہے یا ان کو حق کے طور پر نہیں دیا جاتا یہ جو چند ان کو نشستیں دی گئی ہیں یہ خیرات کے طور پر دی گئی ہیں۔ اس پر میرے خیال میں زیادہ فاٹا کے ممبران صاحبان ہی اگر بولیں تو میرے خیال میں بہتر ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی جنرل صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerulah Khan Bbar: Probably they do not have a voice. Honestly I would say that they don't have a voice. It is because of the population structure thatthey have been put with Azad Kashmir or the Northern Areas but now we are definitely trying to make up because whenever they come to us we give thm preference.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Question Hour is over.

+142. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Communications be pleased to sate:

+ The question hour is over. The remaining questions and answers were placed at the table of the House.

(a) the number of applications recevied regarding subscription for P.T.C. Vouchers indicating also the total amount deposited for the purchase of P.T.C. Vouchers till the closing date in the month of August, 1994.

(b) the name of the Institution/Bank where the total amount has been kept by P.T.C. indicating also the rate of interest being earned by the government on the said amount; and

(c) the time by which the value deposited by the unsuccessful applicants would be returned?

Reply not received.

143. *Dr. Abdul Hayee Baluch: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that new numbers, changed number and other entries have not been made in the telephone directory for the year 1994 and the old numbers have been reprinted; and

(b) the total expenditure incurred on the printing of said directory indicating also the reasons for delay in the publication of directory every year?

Minister for Communications: (a) No.

(b) The total expenditure incurred on the printing of all the telephone directories of Pakistan is Rs. 343.138 (Million). The printing of the telephone directory containing entries for almost 2.00 (million) subscribers takes about five to six months in data collection, updation, composing, printing and binding. This year the delay was mainly due to heavy rains and load shedding in Karachi. Almost all the telephone directories have been printed and at present are being distributed.

144. * Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number of documents sent by the Foreign Students Section, Ministry of Education, to the concerned Boards, Universities etc, for verification during the last three years; and

(b). the number of documents misplaced in this process and whether the Ministry provided duplicate copies to the affectees, if not, its reasons?

Syed Khursheed Ahmed Shah: (a) 179 (one hundred seventy nine) Educational Documents have been sent to various Boards and Universities etc, in Pakistan for last three years (1992 to 94 todate).

b) No document has been misplaced in this process, therefore, the question of providing duplicate copies to the affectees does not arise.

145. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to construct coastal highways, if so, its details?

Minister for Communications: Yes, following coastal highways are planned.

(i) Makran coastal highway.

(ii) Karachi to Badin via Keti Bandar Sindh coastal highway.

Feasibility study and design work of Makran coastal road (650 Km) is in progress and is expected to be completed shortly. Construction work will be taken up in following phases

Phase-III Gwadar-Jiwani-Pak/Iran border 110 Km.

The estimated cost of the project is about Rs. 10 billion.

National Highway Authority under a cabinet decision is carrying out a feasibility study for the construction of road along the coast line of Sindh province linking Karachi with Badin via Keti Bandar. Consultants are being appointed for the feasibility study.

146. ***Syed Ehsan Shah**: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the Gawadar Mini Port Harbour is being leased out for operation to some foreign company, if so, its reasons?

Minister for Communications: Gawadar Fish-cum-mini Port is in trial operation since 1993. Ancillinary facilities such as: construction of slipway, desalination plant, ice plant, cold storage, storage sheds etc. are yet to be completed. As for back as in 19921, under the privatization policy of the then government, it was decided to hand over the operation/management of the Fish Harbour cum mini Port to private sector who was to take up the residual facilities on its own. Expressions of interest were solicited but no serious resposive offer was received.

The government, however, is continuing to endeavour to induct private sector in the Management of Mini Port/Fish Harbour.

147. ***Jam Kararuddin**: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number and names of the employees of the Pakistan Postal Services Corporation working in Sialkot District, who were placed under suspension during the year 1992 and later on reinstated and the period of

suspension was treated as on duty, indicating also the amount paid to them on account of arrears of pay and allowances etc, separately in each case for the period of suspansion.

(b) whether any law/rule exists which provides that the arrears paid to the suspended employees after reinstatement will be recovered from the officer responsible for the defective administrative action, if so, the details of that law; and

(c) whether the amount of arrears paid to the employees referred to as at (a) was recovered from the officers responsible for defective administrative action, if so, its details, if not, its reasons?

Minister for Communications: (a) Four employees namely M/S Iqbal Mehmood Anjum, Clerk, Sialkot District, Muhammad Ilyas, Mail-Peon Sialkot Distt, Niaz Ahmed Bajwa, Clerk, Sialkot GPO and Bashir Masih, Postman Sialkot GPO were placed under suspension and they were paid arrears of Rs. 24, 399. Rs. 6,267. Rs. 10,599 and Rs. 10,193 respectively.

(b) No.

(c) No, as it is not admissible under the rules.

148. ***Mr. Sajid Mir:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Pakistan Postal Services Corporation has announced bonus for the year 1993-94 to its employees from Grade 1 to 20; and

(b) whether it is also a fact that the officers in Grade 17 and above are not the employees of the Corporation as envisaged in the rules, if so, whether

the bonus will be given to them, if so its reasons?

Minister for Communications: (a) No.

(b) Yes. The officers of Pakistan Postal Services Corporation in Grade 17 and above are civil servants and member of Postal Group. In the Corporation, they are treated on deputation and are entitled to bonus, if approved by the Board of Directors, of the Postal Corporation.

149. *Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Communications be pleased to state the payments of promised funds of Rs. 81 billion upto 1995 have been started to the National Highways Authority?

Minister for Communications: Since the inception of National Highway Authority Rs. 29.465 billion have been provided to them upto 30-6-1994. For the year 1994-95, an allocation of Rs. 11.323 billion has been made which is being released on quarterly basis.

150. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that elected representatives including a Senator have been demanding improvement in telephone trunk call service at Makhad Town, Jand, Tehsil and District Attock, if so, the action taken in this regard; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to provide direct dialling telephone service at Makhad?

Minister for Cammunications: (a) Yes. PTC carried out Engineering survey from Makhad to Kohat Attock, Jand, Bungle Sar. It was found possible to interconnect Makhad with Jand telephone exchange, as Jand

exchange is being converted into Digital telephone exchange having direct dialling facilities in the present Development Programme. After linking Makhad with Jand telephone exchange a considerable improvement is expected to take place.

(b) No.

151. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that PTC Selection Board made recommendations for promotion of BPS-19 officers in 1992 for Engineering Branch of PTC; and

(b) whether it is also a fact that in violation of Rules and Regulations names of officers who returned from abroad are also under consideration for promotion, if so, its reasons?

Minister for Communications: (a) Yes.

(b) No.

152. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Law Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state:

(a) the total expenditure incurred on Judiciary during the year 1993-94;

(b) the total revenues collected during the same period as court fees, Judicial stamps and stamp papers; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the government to make Judiciary financially independent, if so, the steps taken in this regard?

Syed Iqbal Haider: The informatrion asked for by the honourable Senator is as under:

(a) Rs. 106,066,394/- Out of the above expenditure, Rs. 48,558,611/- relate to the Federal Courts/Tribunals etc. under the administrative control of Ministry of Law, Justice and Parliamentary Affairs. Rs. 21,000,000/- (Rs. 21 million for strengthening of lower Judiciary and Rs. 36,507,783/- to the Supreme Court of Pakistan which have a separate demand and enjoys autonomous entity.

(b) Rs. 9,790,425/- Out of the above amount, an amount of Rs.9,341, 425/- relates to the Federal Courts/Tribunals under the administrative control of Ministry of Law, Justice and Parliamentary Affairs and Rs 449,000/- to the Supreme Court of Pakistan.

(c) Only the Supreme Court of Pakistan has been conferred certain financial powers by the Ministry of Finance. For the present, however, there is no proposal under the consideration of the Federal Government to make Judiciary financially independent.

153. *Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the Abbotabad-Barian (via Nathiagali) Road has not been made according to the original plan and its width has been decreased, if so, its reasons?

Minister for Communications: Yes, the width of the road has been reduced from 7.3 meter with 3 meter shoulder on each side to 6.1 meter with one meter shoulder on each side to minimize damages to the forests and environment in the project area.

154. *Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Education be pleased to state

the total amount received by the government through Iqra surcharge since its introduction and the details of its expenditure on Education with year-wise break-up in each case?

Reply not received.

155. *Dr. Muhammad Redhan: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether the University Grants Commission is meeting the financial requirements of the Government Universities; and

(b) whether these Universities are provided funds in lumpsum or given funds for particular faculties/departments?

Syed Khurshid Ahmed Shah: (a) All the Universities in the public sector are provided recurring and development grants by the Federal Government through the University Grants Commission.

(b) Grants are provided to Universities in quarterly instalments. No separate funds are provided to faculties/departments.

UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR ANSWERS.

4. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to amend the Mines Act or Rules and Regulations for providing very basic needs of mine workers working underground such as helmet, electric mine safety lamp, sustained air ventilation through use of mechanical ventilators and provision of compressed air type drill and pick machines, if so, when?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: The Mines Act already provides for health and safety of the mine workers as such at present there is no proposal to amend the Act. However, the amendments in the Coal Mines Regulations are under consideration of the Balochistan Government.

5. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that a Senator has recommended installation of a PCO at Jaleel Awan Store in Lakhra Coal Field in District Dadu, Sindh, if so, the time by which it will be installed?

Minister for Communications: Yes. Tower has been installed PCO could not be commissioned due to shortage of VHF equipment. However, the same will be commissioned by end of January, 1995.

جناب الیاس احمد بلور۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Acting Chairman: Ilyas Ahmed Bilour on a point of order.

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب آج ۶۰ سوالات رکھے گئے تھے اور ۵۶ سوالات جو ہیں وہ ایک گھنٹے میں نہیں لئے جا سکتے۔ یہ تین دن کا کام آج رکھا گیا ہے جو باقی سوالات رہ گئے ہیں ان میں بڑے important سوالات ہیں جناب ان کو دوبارہ repeat کروائیے یا defer کیجئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ رولز کو amend کریں سب کچھ ہو جائے گا۔ آپ رولز کو amend کرائیں۔

جناب الیاس احمد بلور۔ لیکن ۵۶ سوالات ایک دن میں کب رکھے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ رولز amend کروا دیں۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب میرا وہ مقصد نہیں ہے۔ لیکن کبھی ۵۶ سوالات رکھے گئے ہیں کسی دن؟

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: I have given my ruling, that is all.

Syed Muhammad Fazal Agha: Point of order Mr. Chairman.

Mr. Acting Chairman: Yes Fazal Agha Sahib.

سید محمد فضل آغا۔ جناب گزارش یہ ہے۔ کہ یہ جو بلور صاحب نے بات کی ہے ہم سب کا یہی concern ہے کہ آپ سینیٹ سیکریٹریٹ کو یہ فرما دیا کریں کہ جیسے پہلے ہوتا تھا۔ بیس پچیس سوالات ہوتے تھے اور ان میں سے ۱۰، ۱۲ take up ہو جاتے تھے لیکن اگر آپ دو، دو، تین، تین ایک ساتھ لے لیں، چیئرمین صاحب یا آپ کوئی بھی آرڈر کر دیں لیکن ہمارے یہاں سینیٹ میں آنے اور سوال لانے کی تشنگی باقی رہ جاتی ہے۔ پچھلے ۱۵ دن سے کوئی Question Hour نہیں ہوا ہے۔ ہم نے questions بھجوائے ہیں، کوئی Question Hour نہیں ہوا۔ ان کو اس طرح جھاڑو لگا دینا کہ ایک ایک دن میں آپ ۶۰، ۶۰، ۷۰، ۷۰ سوالات Order of the Day پر لائیں تو میں نہیں سمجھتا کہ سوالات کرنے کا کوئی مقصد پورا ہوتا ہے۔ آپ یا تو حکومتی پارٹی کو پابند کریں کہ Question Hour daily کیا کرے یا پھر ۲۰، ۲۵ سے زیادہ question set نہیں ہونے چاہئیں اس لیے کہ پھر وہ مقصد پورا نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ایوان نے خود move کیا کہ ہم rules suspend کرتے ہیں اور Question Hour نکالتے ہیں۔ سارے ایوان نے ایسا کیا ہے، تین دفعہ ایسا ہوا ہے۔ لہذا ایک گھنٹہ ہوتا ہے اس میں جتنے سوالات ہونے، ہوتے اس کے بعد جو نہیں ہوں گے وہ پڑھے ہوئے تصور کیے جائیں گے۔

سید مسعود کوثر۔ جناب والا! میں آپ کے حوصلے کی داد دیتا ہوں کہ اس وقفہ سوالات میں ۲۰، ۲۰، ۲۵، ۲۵ ضمنی سوالات کی آپ اجازت دے دیتے ہیں۔ اگر یہ صاحبان رولز کے مطابق سوالات اور ان کے جوابات تک اپنے آپ کو محدود رکھیں تو ان کے بہت سے سوالات آ سکتے ہیں۔ لیکن یہ تو discussion کرتے ہیں۔ which is not according to the rules.

جناب ساجد میر۔ جناب والا! اخباری اطلاعات کے مطابق صدر مملکت نے گزشتہ دنوں جو آرڈیننس جاری کیے ہیں ان میں سے ایک آرڈیننس صدر اور وزیر اعظم اور ارکان اسمبلی کی

تنخواہوں اور مراعات کے بارے میں ہے ۔ ابھی تک وہ آرڈیننس اس ایوان میں lay نہیں کیا گیا۔ ہم یہ جانتے میں interested ہیں کہ ہمارے منہ میں تھوڑا سا لالی پاپ دے کر انہوں نے اپنی تنخواہوں میں کتنا اضافہ کیا ہے اور عوام کے لیے وہ کیا کر رہے ہیں ۔ اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ وہ آرڈیننس یہاں lay کیا جائے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب قائم مقام چیئرمین۔ lay ہو جائے گا۔ رخصت کی درخواستیں۔

جناب ایم جاوید مینگل' علالت کی بنا پر مورخہ ۱۸ تا ۲۷ نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے' اس لیے انہوں نے ایوان سے ان دنوں کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ جناب رفیق احمد شیخ' یکم دسمبر کو ایوان میں شرکت نہیں کر سکے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے ' کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ اب ہم تحاریک التواء لیتے ہیں ۔ تحریک التواء نمبر ۷' سید محمد فضل آغا۔

Re: ALLEGED LOSS OF WORTH CRORES OF RUPEES TO THE

T & T CORPORATION.

سید محمد فضل آغا ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ ایک انتہائی اہم اور فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے ۔ روزنامہ " نوائے وقت " مورخہ ۹۴-۸-۲۷ کی خبر کے مطابق پاکستان ٹیلی

کمیونیکیشن کے بعض ملازمین نے اپنے مفادات حاصل کرنے کے لیے صرف ماہ جولائی میں حکومت کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا ہے اور مخصوص نمبروں کو کروڑوں کا ٹیلیفون بل معاف کر دیا۔ data processing کو دی گئی کمپیوٹر ڈسک سے ریڈنگ صاف کر دی گئی ۱۱ اور ۴۲ سیریز کے ۲۶ ہزار ٹیلیفونز کی لوکل کالز صفر ظاہر کی گئی ہیں۔

اس واقع سے عوام میں شدید ردعمل پایا جاتا ہے لہذا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے تاکہ اس قسم کی loot and plunder کا سدباب کیا جا سکے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! میں معزز رکن کی جو تشویش ہے اس سے اتفاق کرتا ہوں اور factually اگر اس پر تحقیقات کرا لی جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن technically یہ نہیں بنتا مگر for the sake of public interest, we are not opposing it

سید محمد فضل آغا۔ ہم یہاں اپوزیشن میں بیٹھ کر public interest کی ہی بات کرتے ہیں اور آج پہلی بار انھوں نے مہربانی فرمائی ہے۔ اب تو اس پر دو گھنٹوں کی بحث آپ کرائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اگلا لیں۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں جناب if this is admitted, then other motions have to be deferred.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ تو میں نے admit کر لی ہے۔ اصل میں انھوں نے admit اس لئے کی ہے کہ ان کا legislation آگے پڑا ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ جی اسی لئے انھوں نے پہلے admit کر لی ہے تاکہ باقی Adjournment Motions رہ جائیں اور وہ اب legislation لے سکیں۔ میں ممنون ہوں ان کا۔ میں تو سمجھا کہ یہ واقعی public interest میں بات کر رہے ہیں اور یہ قوم کے خیرخواہ بن گئے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Now we come to the next item. Point of order by Dr. Abdul Hayee.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! میں Call Attention Notice کے ذریعے یہ

اہم مسئلہ لایا تھا یہ امریکہ کے پروگرام پیلو سٹار م آپریشن کے متعلق ہے اور Adjournment Motion کے ذریعے لایا ہوں۔ یہ ایک بہت بڑا سوال ہے ۔ یہ بہت بڑا ا مسئلہ ہے کہ سندھ اور بلوچستان کے جو ساحلی علاقے ہیں وہاں امریکہ کیلئے کوئی base camp ہو روز نامہ انتخاب ' روز نامہ پاکستان اور تکبیر رسالے میں بھی بڑی تفصیلات چھپی ہیں سارے ملک کے عوام میں اور بالخصوص بلوچستان کے عوام میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کبھی کہتے ہیں کہ اومان کی حکومت اور وفاقی حکومت کے درمیان گوادر کی بندرگاہ کیلئے کوئی مسئلہ طے ہوا ہے ۔ کبھی کہتے ہیں کہ انھیں سو ایکڑ زمین اور گوادر کی بندرگاہ دی گئی ہے ۔ کبھی کہتے ہیں کہ دشت کی پٹی جو ساحلی علاقے کے قریب ہے وہاں base camp کی تعمیرات شروع ہیں ۔ یہ ساری تفصیلات ہیں ۔ میری یہ عرض ہے کہ کیوں نہ اس مسئلے کو out of turn لیا جائے تاکہ اس کی تفصیلات سے عوام واقف ہو سکیں۔ اگر ایسی کوئی بات نہیں ہے تو وفاقی حکومت اس کی وضاحت کرے تاکہ لوگ مطمئن ہو جائیں۔ اس طرح تمام باتیں معزز ایوان کے سامنے آ جائیں گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اب چونکہ ایک موشن admit ہو گیا ہے اسلئے دوسرا نہیں لیا جا سکتا۔ اس کو کل لے آئیں گے۔

CALL ATTENTION NOTICE RE: PRODUCTION OF A MEMBER WHO IS UNDER ARREST.

سید محمد فضل آغا۔ جناب اس موضوع پر میرا Call attention نوٹس لگا ہوا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں نے چیمبر میں ڈاکٹر صاحب کو بتایا تھا کہ نیچے یہ لگا ہوا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب چیئرمین ! اس ایوان کے ایک honourable member کو arrest کیا گیا تھا اور اس کے بارے میں جناب چیئرمین نے رولنگ دی تھی کہ ان کو یہاں سینٹ میں حصہ لینے کیلئے لایا جائے ۔ اس فیصلے کے بارے میں گورنمنٹ نے فیصلہ کیا کہ it was the opinion of the Chairman, it was not binding on them جس کے نتیجے میں argument ہوئے۔ اس کے بعد جناب چیئرمین نے باقاعدہ رولنگ دی کہ it is not a

matter of interpretation. it is not a matter of opinion اور فیصلہ کیا کہ رولز 72(a) کے تحت کوئی بھی شخص، اس honourable House کا رکن جب custody میں ہو کسی کی بھی custody میں ہو، تو اس کو طلب کیا جاسکتا ہے اور انہوں نے طلب کرنے کے لئے ہدایات جاری کیں، Ruling جاری کی اور گورنمنٹ کو موقع بھی دیا۔ لیکن گورنمنٹ نے اس رولنگ کے بارے میں ایک رائے دی اور آج تک اس پر قائم ہے کہ it was a matter of opinion of the Chairman. جو کہ ان پر binding نہیں ہے ۔ اور اس کے مطابق وہ آج تک اس پرعمل پیرا ہے۔ اس کے بعد ہماری پارٹیوں نے اپوزیشن کی پارٹیوں نے بائیکاٹ کیا۔ پانچ، پانچ منٹ کے لئے واک آؤٹ، ٹوکن واک آؤٹ ہم کیا کرتے تھے لیکن ہمیں امید تھی کہ گورنمنٹ آخر میں چیئرمین کو یہ اطلاع دے گی کہ وہ اس ruling کو تسلیم کرتی ہے، مانتی ہے اور اس کی پابندی کرے گی۔ لیکن آج تک کوئی جواب گورنمنٹ کی طرف سے آپ کے پاس نہیں آیا اور میں ابھی آپ سے عرض کروں گا کہ کیا کوئی ایسا جواب آپ کے پاس آیا ہے؟ اور اگر نہیں آیا ہے جناب والا! تو ہم اپوزیشن کی تمام پارٹیاں اور اراکین اس بارے میں پھر احتجاج کریں گے اور ہم اس ہاؤس کی proceedings میں اس وقت تک اپنا احتجاج جاری رکھیں گے جب تک کہ وہ پارلیمنٹ کے چیئرمین کی یہ رولنگ تسلیم نہیں کرتی۔ مہربانی۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ مجھے حکومت کی جانب سے کوئی ایسی بات نہیں آئی جیسا کہ آپ پوچھ رہے ہیں۔

سیدمسعود کوثر ۔ جناب والا! مجھے اجازت ہو تو میں ان کی تسلی کرسکتا ہوں۔ آپ کی اجازت سے جناب والا! کل بھی Leader of the House نے بڑی ---(مداخلت) ----

Sir I am already on Point of Order

Mr. Acting Chairman: The man is on a point of order. He is on his legs please. Barrister please continue.

سیدمسعود کوثر ۔ Sir میں یہ عرض کررہا تھا کہ کل Leader of the House نے اسی مسئلہ پر بڑی تفصیلی بات چیت کی تھی ۔ میں پھر اپنے ساتھیوں کو یہ یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ ہم نے ہمیشہ چیئر کا اور اس کے جو بھی احکامات ہوتے ہیں ان کو ہمیشہ قبول کیا ہے اور

اس سلسلے میں یہ جو ہم نے کہا ہے کہ اب وہ صورتحال نہیں ہے چوہدری صاحب آچکے ہیں اور اگر پھر کوئی ایسی situation پیدا ہوئی تو پھر انشاء اللہ آپ کو پتہ چلے گا کہ موجودہ حکومت جو ہے وہ چیئر کے ہر اصول کی اور ہر حکم کی تعمیل کرے گی۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ۔۔۔ سوال اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اس رولنگ کو حکومت تسلیم کرتی ہے یا نہیں؟ اتنی بات ہے صرف۔ اور کچھ نہیں وہ پوچھتے۔ آپ سے صرف یہ پوچھتے ہیں اور کوئی گرفتار ہوگا تو وہ دوسری بات ہے۔ جتنے صاحب please اتنے impatient نہ ہوں مہربانی کرکے آپ۔

سید اقبال حیدر۔ جناب جہاں تک یہ جو آپ نے سوال بہت pertinent کیا ہے۔ مشکور ہوں جناب چیئرمین میں آپ کا۔ جہاں تک چیئرمین کے اختیارات کا سوال ہے Rule 72(a) کا آپ نے جو حکم جاری کیا تھا اس کا سوال ہے۔ آپ کے اس اختیار کو ہم نے ہمیشہ تسلیم کیا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس پر جہاں تک عمل درآمد کا سوال ہے وہ آئین اور قانون کے مطابق ہو گا۔ ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ چیئرمین کو Rule 72(a) کے تحت کوئی اختیار نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تو تسلیم کرلیں آپ۔

سید اقبال حیدر۔ ہم تسلیم کرتے ہیں آپ کے اس اختیار کو۔ اس پر عمل درآمد کے بارے میں ہم نے اپنی مشکل آپ کے سامنے بیان کی۔ جناب عمل درآمد قانون اور آئین کے مطابق ہی ہو گا۔ ہم تسلیم کرتے ہیں آپ کے اختیارات کو۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ یہ تسلیم کریں کہ جو production ہے وہ rules کے مطابق ہو گی۔

سید اقبال حیدر۔ آپ دیکھیں اسی لئے ہمارے ایم کیو ایم کے سینئر حضرات بھی یہاں تشریف فرما ہیں کیونکہ ہمیں آپ کے احکامات کا پتہ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں دیکھیں اب کل کی بات تھی؛ حکومت نے تسلیم نہیں کیا اس کو اب تک۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں چوہدری صاحب یہاں موجود ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ تو بقول آپ کے عدالت کی طرف سے آئے ہیں۔ چیئر کی ruling کے بعد نہیں آئے تھے۔ وہ عدالت کے حکم سے آئے تھے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب ہم آپ کے اختیارات کو تسلیم کرتے ہیں اور آپ کے Rule 72(a) کو ہم نے بنوایا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ لیکن وہ ruling جو ہے وہ تسلیم نہیں کرتے۔

(interruption)

سید اقبال حیدر۔Sir ہم آپ کے اختیارات کو تسلیم کرتے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Order in the House.

(مداخلت)

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! ہم نے کہا ہے کہ ہم آپ کے اختیارات کو تسلیم کرتے ہیں۔ اس پر عمل در آمد آئین و قوانین کے مطابق کروانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ تسلیم تو کرتے ہیں مگر عمل در آمد کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس لئے ہم واک آوٹ کرتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔اقبال حیدر صاحب! آپ یہ پڑھ دیں۔

(مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وزیر قانون صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ چیئرمین کی رولنگ آئین اور قانون کے مطابق نہیں ہے۔

(مداخلت)

ملک محمد قاسم۔جناب چیئرمین! آپ ان سے کہیں کہ وہ تشریف رکھیں۔ وہ تو سب کھڑے ہو گئے ہیں۔

(مداخلت)

Syed Iqbal Haider: Sir, I make a statement. I hope that it will satisfy the honourable members. On behalf of the Federal Government I want to assure the House that Federal Government will not object or oppose the production of any member required to be produced to attend meeting or Session in accordance with the Constitution, law, Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 and accordingly they will not be prevented to participate in such meetings or sessions.

(مداخلت)

سید اقبال حیدر۔ میں نے آئین اور قانون کا حوالہ دیا ہے۔

will not object or oppose, production of the member.

(مداخلت)

(اس موقع پر اراکین اپوزیشن ہاؤس سے واک آؤٹ کر گئے)

Mr. Acting Chairman: The House is adjourned for 15 minutes only. Only for 15 minutes.

Syed Iqbal Haider: Sir, only for 15 minutes, not more than 15 minutes.

(The House then adjourned)

(The House re-assembled after interval with Mr. Acting Chairman [Mir Abdul Jabbar] in the Chair)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ گنیں جی۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ Quorum has been pointed out گن لیں جی۔

(مداخلت)

The Rule is that when it is pointed out by جناب قائم مقام چیئرمین ۔ any Member کورم پورا کرتے ہیں. گھنٹی بجاتے ہیں۔ گھنٹی بجائیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ مجھے بات کرنے نہیں دیتے اور آپ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہاں گھنٹی بجائیں۔ کورم پورا کرتے ہیں۔ ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ adjourn تو میں نہیں کر رہا جب کورم پوائنٹ آؤٹ کیا جائے تو اگلی کارروائی کرنی پڑتی ہے۔ بس میں یہی عرض کر رہا ہوں۔

جناب امداد علی اعوان۔ جب تک فیصلہ نہ ہوجائے اس وقت تک پوائنٹ آؤٹ کرنے والا کھڑا رہے ۔ یہ نہیں کہ وہ پوائنٹ آؤٹ کر کے چلا جائے۔

(وقفہ)

Mr. Acting Chairman: The House is in quorum.

(وقفہ)

Mr. Acting Chairman: The House is in quorum. Item No. 3. Syed Muhammad Fazal Agha has to lay a report. I think, he is not present. So it is deferred. Now Item No. 4.

اس پر تقریریں ہو رہی تھیں ۔

Please be attentive. Order please. May I submit before the House that Item No.4 was being discussed and the honourable Senators were making speeches. Is there anybody to make a speech now

THE CONTRACT (AMENDMENT) BILL, 1994

Mr. Acting Chairman: In this Ch. Muhammad Anwar Bhinder and Aftab Sheikh has requested and they have moved that the contract Bill should be referred to the Committee concerned. As both I think are not present

now therefore, it is dropped. Now, I will come to the original clause. It has been moved by Syed Iqbal Haider, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs that the Bill further to amend the Contract Act 1872, (the Contract [Amendment] Bill, 1994), as passed by the National Assembly, be taken into conisideration.

[The motion was carreied]

Mr. Acting Chairman: Now I will take the Bill clause by clause.

Clause 2 of the Bill. We have amendments on item No. 2. May I ask Iqbal Haider, Law Minister Sahib,

کیسے چلیں گے۔ میں آپ سے آپ کی رائے لینا چاہتا ہوں کہ ان amendments پر اور ہمارے باقی ساتھی نہیں ہیں اس وقت ۔ان کی amendments ہیں' ایسی صورت میں سب سے گزارش کروں گا ۔۔۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین ۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں اپنے معزز اراکین کی عدم موجودگی کا کوئی نا جائز فائدہ نہیں اٹھاؤں گا ۔ لیکن میں آپ کو یہ یاد دلا دوں کہ جو ترامیم ہم نے Contract Act میں تجویز کی ہیں وہ ترامیم شریعت کورٹ کے فیصلے کی بنیاد پر ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہی وہ ترامیم ہیں جو کہ ہم نے Sales of Goods Act میں کی تھیں وہ یہی ترامیم تھیں اور Sales of Goods Act کو اس ایوان نے پاس کر دیا تھا تو جو ترامیم معزز اراکین نے اب دی ہیں ' جو اس وقت غیر حاضر ہیں' یہ وہی ترامیم ہیں ' جو انہوں نے Sales of Goods Act میں دی تھیں ۔Sales of Goods Act چونکہ پاس ہو گیا ہے ۔ میں ان کی رائے سے ہمیشہ مستفید ہونا چاہتا ہوں لیکن اگر اس میں کوئی بنیادی نقص ہوتا یا خامی ہوتی تو ہم ضرور ان ترامیم سے مستفید ہوتے اور چونکہ اب وہ موجود نہیں ہیں ' اس لئے ترامیم drop تصور کی جائیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میری پھر سارے House سے گزارش ہے کہ چونکہ movers جو ترامیم لائے ہیں ' وہ تشریف نہیں رکھتے ۔ ان کی ترامیم کو سننا بھی ہم

پر لازم ہے ۔

سید اقبال حیدر ۔ چونکہ تقاریر پہلے ہو چکی تھیں ۔ اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا ---------

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ترامیم discuss نہیں ہوئی تھیں۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب ہو ئی تھیں ۔ انہوں نے اپنی تقاریر میں اپنی ترامیم کو نکتہ بنایا تھا۔ میں صرف یہی گزارش کروں گا کہ اگر بعد میں بھی انہوں نے اپنی ترامیم میں کہا کہ اس کی بڑی اہمیت ہے تو اس Contract Act کو بعد میں مزید amend کیا جا سکتا ہے ۔ میں کسی بھی اہم ترمیم کے خلاف نہیں ہوں ۔ میرے معزز رکن جب ایوان میں تشریف لائیں گے اور بعد میں اگر انہوں نے کہا کہ ان کی ترمیم بڑی اہمیت کی حامل ہے تو ہم بعد میں بھی اس پر غور کریں گے ۔ چونکہ قانون کا تقاضا ہے ۔ قانون تو سب پر لاگو ہوتا ہے۔ چاہے حزب اختلاف میں ہو یا حزب اقتدار میں ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ رولز کی بات الگ ہے ، میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ House میں harmony ہو ' House میں ایک دوسرے کا احترام ہو ۔میں اسی لئے آپ سے سب کچھ کہہ رہا ہوں کہ اگر ہم اس پر تھوڑا سا ----- آپ سوچ لیں ورنہ House تو پورا ہے ۔ سب کچھ ہو سکتا ہے ۔ ہم proceed کریں گے لیکن میری گزارش یہ ہے کہ آپ اس پر توجہ فرمائیں ۔

سید اقبال حیدر ۔جناب میں آپ کو ایک ہو سکتا اطلاع کر دوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب حافظ صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

حافظ حسین احمد ۔ جی آپ کو اذان سے کیا فرق پڑتا ہے ۔ اذان سے تو شیطان بھاگتا ہے۔ جناب چیئر مین! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اقبال حیدر صاحب ہمارے انتہائی محترم ہیں۔ یہ قانون و پارلیمانی امور کے وزیر بھی ہیں۔ جہاں تک آپ کی اور چیئر کی رولنگ کا تعلق ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وزیر قانون صاحب جس قانون اور رولز کی بات کر رہے ہیں ۔ انتہائی افسوس کی بات ہے ان کی اپنی مجبوریاں اپنی جگہ پر ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ جو رویہ

اختیار کیا جا رہا ہے۔ یقیناً ہم اس ایوان کے وقار اور عزت اور چیئر کی رولنگ کے احترام کے لئے سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہماری کوئی مجبوری نہیں ہے۔ ہمارے لئے کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ان کی ایک مجبوری ہے یہ کیوں صاف نہیں کہتے؛ کہ یہ مسئلہ قومی اسمبلی کا ہے اور آپ یہ صاف کہہ دیں کہ ہم نہیں چاہتے قومی اسمبلی جانے اور آپ جانیں۔ لیکن ہم آپ سے یہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ آیا آپ سنیٹ کو یا اس ایوان کو رولز کے مطابق چلانا چاہتے ہیں یا نہیں؟ جناب چیئرمین صاحب۔ صرف یہ نہیں کہ اپوزیشن نے واک آوٹ کیا ہوا ہے۔ قومی اسمبلی کا سپیکر واک آوٹ پر ہے۔ آپ جا کر پوچھ لیں۔ وہ اجلاس کی صدارت نہیں کر رہے ہیں لیکن ہمیں آپ سے بھی توقع ہے جناب چیئر مین صاحب! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جمیعت علمائے اسلام یہاں پر آپ کی اس چیئر کے وقار اور آپ کی Ruling کے احترام کی بات کرتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کم از کم آپ اگر اور کچھ نہیں کر سکتے تو سپیکر کے نقش قدم پر تو چلیں۔ جہاں تک Contract Act کی بنیاد ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا جو دوسرا حصہ ہے جو سودی بل ہے اس کو ہم اس طرح پاس نہیں کرنے دیں گے۔ آپ نے کس طرح کہہ دیا ہے کہ وفاقی شرعی عدالت نے یہ سب کچھ کہا ہے۔ ہم اس کو چیلنج کرتے ہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ پہلے حصے پر تو آپ نے عمل درآمد کیا ہے لیکن دوسرے حصے میں جہاں پر آپ نے بیمہ اور دوسری کمپنیز کو ساتھ رکھا ہوا ہے۔ یہ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک فراڈ ہوگا کہ آپ کہیں گے کہ یہ تمام کا تمام وفاقی شرعی عدالت نے ہمیں پیش کیا ہے۔ جناب چیئرمین میں آپ کی Ruling چاہوں گا اور میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ کس طرح ایوان چلائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: قواعد کے مطابق جب House کا کورم پورا ہو تو قواعد مجھے پابند کرتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: اس Ruling پر تو میں نے کہا کہ حکومت غلطی پر ہے۔ حکومت کو وہ Ruling تسلیم کرنی چاہئے۔ حکومت اس کو دانستہ تسلیم نہیں کر رہی تو میں نے کہا اب بھی کہہ رہا ہوں اور کہتا رہوں گا۔ جہاں تک Ruling کا تعلق ہے چیئرمین کی پیش کرنے کی۔ ہمارے جو حضرات قید میں ہوں یا کسی طریقے سے detain کئے جائیں وہ رولنگ اپنی

جگہ پر بالکل درست ' ہر لحاظ سے درست ہے - اس کی violation یقیناً ہے - اس میں کوئی دو آراء نہیں ہو سکتیں نمبر ایک - نمبر دو یہ بھی مجھ پر لازم ہے کہ جب کورم مکمل ہو تو House کو میں کیسے انکار کر سکتا ہوں - رولز کی پابندی ہے مجھ پر ' لہذا میں پابند ہوں کہ میں House کو قواعد کے مطابق چلاؤں - میں عرض کررہا تھا کہ آپ اس چیز کا خیال رکھیں کہ اگر ہمارے دوست آ جاتے ہیں اور قانون سازی ہم مل کر کرتے ہیں تو وہ اچھا ہے - گو کہ اب ہوسکتی ہے قانون سازی - اس میں دو آراء نہیں ہیں' بالکل ہو سکتی ہے ' مگر میں ان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے ساتھیوں کو لائیں تو بہتر رہے گا -

حافظ حسین احمد : یہاں پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ کیا کچھ کم ہے یہاں پر تو سب کچھ ہو سکتا ہے - ملک صاحب آپ تو ہمارے ساتھ تھے MRD میں - آپ کیوں صحیح بات نہیں کر سکتے - آپ میں اخلاقی جرات ہونی چاہیئے -

ملک محمد قاسم : بات تو سن لیں - میں بھی مسلمان ہوں - میں نے بھی قبر میں جانا ہے - میری قبر میں کسی اور نے نہیں آنا - میری عرض تو سن لیں - میں یہ نہیں کہہ رہا - میں آپ کے ساتھ ہوں جہاں تک شریعت کا معاملہ ہے - شریعت کے خلاف اگر کوئی بھی کرے گا ' خواہ وہ حکومت کرے گی ' میں آپ کے ساتھ ہوں گا - کیا بات کرتے ہیں آپ - MRD میں تو PPP بھی تھی - عرض یہ ہے میں وہ بات نہیں کہہ رہا جو آپ نے کی ہے - میں اور بات کر رہا ہوں ' اس کا جواب وزیر قانون دیں گے -

(مداخلت)

ملک محمد قاسم : حافظ صاحب ' آپ فکر نہ کریں - اسلام کا معاملہ آئے گا ' میں آپ سے بہت آگے ہوں گا انشاء اللہ ' یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں - میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں ' آج جو وزیر قانون نے یہاں پر پڑھا - میں چاہتا ہوں کہ بحث ہو ' میں نہیں چاہتا کہ بحث نہ ہو - لیکن جو وزیر قانون نے آج پڑھا یہ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ کافی ہے یا نہیں ہے - یہ وزیر قانون نے کہا کہ

On behalf of the government I want to assure the House that the Government will not object or oppose the production of any member required to be produced

to attend meetings or sessions in accordance with Constitution, Law and Rules of Procedure and conduct of Business in the Senate and accordingly the members will not be prevented to participate in such meetings or sessions.

میں اردو میں اب ترجمہ کرتا ہوں کہ حکومت جو ہے یہاں پر وزیر قانون assure کرتا ہے کہ حکومت کسی رکن کی نہ مخالفت کرے گی اور نہ اعتراض کرے گی اگر اس کی production یہاں پر ہوتی ہے۔ آئین، قانون اور قواعد و ضوابط کے تحت اگر production ہوتی ہے تو کبھی مخالفت نہیں کرے گی، کبھی اس پر اعتراض نہیں کرے گی۔ ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی کو نہیں روکے گی۔ کوئی رکاوٹ نہیں ڈالے گی کہ وہ Committee meetings یا دوسری meetings اور House کے اندر اگر وہ آئیں تو حکومت اس میں کبھی کوئی رکاوٹ نہیں ڈالے گی۔ آپ مجھے بتا دیں اب اسلام کی بات ہو رہی ناں۔ اب ایک مسلمان کے طریقے پر کہہ رہا ہوں۔ اراکین سب مسلمان ہیں۔ سبھی مسلمان ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اراکین مسلمان نہیں ہیں۔ لیکن میں یہ صرف ایک مسلمان کی حیثیت سے، چھوڑنے سینٹ کی Membership کو اور سب کچھ کو، مسلمان بہت بڑا ہے سینٹ کی Membership کے مقابلے میں، میں کہتا ہوں کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے آپ مجھے بتا دیں جو راجہ صاحب یہاں پر پڑھ رہے تھے وہ صرف Rules & Procedure، کہہ رہے تھے۔ اس میں Constitution اور قانون کا لفظ آیا ہے۔ کیا Rules & Procedure بھی Constitution کے نیچے بنے ہوئے ہیں۔ وہ اس کے خلاف نہیں ہو سکتے۔ آئین کے تحت اگر یہاں پر لازم ہے کسی کا آنا تو کیوں نہ آئے؛ آئین کے لفظ کے اوپر کل جو بحث ہوتی رہی، میں بھی شور مچاتا رہا، دوسری طرف سے بھی بات ہوئی یہاں اور دوستوں نے بھی بات کی، ہرکوئی یہ کہتا ہے کہ ہم بھی کہتے ہیں، وہ بھی کہتے ہیں کہ آئین کی پاسداری ہونی چاہیئے۔ قانون کی پاسداری ہونی چاہیئے۔ ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں مولانا سے، میں اس وقت صرف ایک مسلمان کی حیثیت سے بات کر رہا ہوں، کیا اس میں اور اس میں کوئی فرق ہے؟ کیا آئین کے خلاف کوئی بات ہم کر سکتے ہیں؟ خواہ وہ کسی کو لانے کی، خواہ کسی کو نہ لانے کی ہے۔ لیکن اگر آئین کا لفظ آ گیا ہے جس کے نیچے کہ یہ سینٹ بنا ہے، جس کے نیچے کہ قومی اسمبلی بنی ہے، جس کے نیچے کہ آپ نے Rules & Procedure بنائے ہیں۔ اگر وہ آ گیا تو وہ کہتے ہیں کہ آئین کا لفظ کیوں بیچ میں لکھ دیا؛ ہم نے اور کچھ نہیں کہا۔ آئین کا لفظ اور قانون کے لفظ کو ڈالا ہے۔ کوئی بات اور

نہیں کی۔ جو کچھ انہوں نے بنایا تھا اس میں وہی accept کر کے' جناب والا' آپ نے بھی وہ پڑھا ہے آپ کے سامنے بھی وہ پڑا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ہاں میرے پاس ہے' میں نے یہ دیکھا ہے۔

ملک محمد قاسم۔ آئین کا اور law کا لفظ ہم نے رکھا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس کو کیوں بنایا جا رہا ہے ایک matter of prestige دوسرا۔ آج کہتے تھے راجہ صاحب جناب کہ تم نے اس طرح تقریر کی۔ میں معافی چاہتا ہوں اگر میری کل کی تقریر سے وہ ناراض ہیں تو۔ میرا دل دکھتا ہے' میرا ملک ہے یہ۔ ہم کیا چاہتے ہیں کہ کیا ہو؟ اور اگر اسلام کا معاملہ ہے مولانا' میں آپ کے ساتھ ہوں اگر یہ حکومت کوئی غیر اسلامی معاملہ کرے گی تو میں اس کی مخالفت کروں گا۔ کیسے ہم اسلام کے خلاف جا سکتے ہیں؟ کیسے ہم اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتے ہیں اور اسلام کے احکام کے خلاف ہم کوئی بات کر سکتے ہیں؟ سینٹ' ہر چیز بھاڑ میں جائے' میں تو جانے والا ہوں' میں کیسے سوچ سکتا ہوں کہ میں نے اللہ کو جواب دینا ہے' میں کیسے سوچ سکتا ہوں کہ اللہ کے احکام کے خلاف یہاں پر کوئی بات ہو۔ میں تو fundamentalism کے لفظ کو tolerate نہیں کرتا۔ یہ کیا روز میں سنتا ہوں fundamentalism ہے یہاں پر fundamentalism ...... there is no in Islam جو لوگ fundamentalist بنتے ہیں اسلام کے اندر وہ اصل میں اسلام کے خلاف بات کر رہے ہوتے ہیں۔ قرآن یا سنت پر چلنے یا اللہ اور اللہ کے رسول کے احکام کو ماننے کو fundamentalism کہا جاتا ہے۔ اور جو کہتا ہے' وہ غلط کہتا ہے۔ خواہ ادھر سے کوئی کہتا ہو' خواہ ادھر سے کوئی کہتا ہو۔ اگر یہ ڈرتے ہیں اس بات سے کہ مغرب والے fundamentalism کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور ہم اسلام کا نام نہ استعمال کریں تو ہم اسلام کا نام استعمال کریں گے۔ خواہ کوئی پسند کرتا ہے' خواہ کوئی نہیں پسند کرتا اور اسلام کے احکام سے چلیں تو وہ fundamentalism نہیں۔ لیکن اگر وہ بات نہیں ہے تو پھر اس طریقے پر' یہ بھی اسلام کے احکام کے خلاف ہے کہ قوم کا روپیہ ضائع کیا جائے۔ بہانے نکالے جائیں کہ کسی طریقے سے House کا کام نہ ہو۔ اگر کوئی بات objectionable ہے تو مولانا فرمائیں' نہیں کریں گے۔ لیکن اگر کوئی بات objectionable نہیں ہے تو پھر وہ آئین کے مطابق اگر ہو رہی ہے تو میں مولانا کی منت کروں گا' میں دوسرے مولانا کی منت کروں گا کہ وہ مدد کریں اس کو پاس کرانے کی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ارشاد فرمائیں حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب میں گزارش کروں کہ مجھے کسی کے اسلام پر کوئی شک نہیں ہے۔ میں ایک گزارش کروں گا جناب چیئرمین، ہم یہ چاہتے ہیں، حلفاً ہم کہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ اس ایوان کو جس کا پورے ملک میں ایک وقار ہے اور ایک ریکارڈ ہے، اس ایوان کو انہی روایات کے تحت چلایا جائے۔ اگر ملک صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ اپوزیشن----- میں کہتا ہوں کہ اگر حزب اختلاف کا یہ کام ہے تو آپ کیوں کر رہے ہیں؟ آپ کا جو رویہ ہے، میں کہتا ہوں کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ واقعی یہ آئین اور قانون کے خلاف ہے، یہ جو آپ کے اختیارات ہیں چیئرمین کے تو اسے کیوں منسوخ نہیں کرتے یعنی آپ یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ جو چیئرمین صاحب نے Ruling دی ہے وہ بالکل صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ہم اس پر تب عملدرآمد کرائیں گے جب وہ آئین اور قانون کے مطابق ہو۔ جناب دو باتیں ہیں کہ وہ صرف اتنا کہہ دیں کہ جو چیئرمین صاحب کی Ruling ہے حکومت اس پر عملدرآمد کرائے گی۔ بس دو جملے ہیں۔ ملک صاحب آپ کیوں انا کا مسئلہ بنائے ہوئے ہیں؟

ملک محمد قاسم۔ عرض سنیں مولانا صاحب؛ اگر چیئر کی Ruling جو چیئرمین صاحب نے دی جو کچھ انہوں نے کہا ہے۔ اس کو چھوڑیں کہ وہ ٹھیک ہے کہ نہیں ہے۔ ایک Ruling آئی ہے اس کو میں کہتا رہوں ٹھیک ہے یا نہیں ٹھیک ہے کیا فرق پڑے گا؟ سوال یہ ہے کہ کوئی بات اگر ہم اس رولنگ کے خلاف کر رہے ہیں تو پھر تو مولانا بھی کہیں میرے بھائی جو اپوزیشن میں ہیں وہ بھی کہیں، ادھر سے اگر کوئی کہنا چاہتا ہے وہ بھی کہے کہ Ruling کے خلاف تم یہ کر رہے ہو۔ کسی ممبر کو اگر روکا جا رہا ہے، رولنگ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس قانون کے اوپر۔ there are many laws which are passed by the previous government and which are passed by this government جو مجھے پسند نہیں ہونگے but as long as they remain as the laws I have to obey them اور اگر میں اس کو کچھ بھی نہیں کہتا اور میں چپ رہتا ہوں اور میں اس پر چلتا رہتا ہوں تو کون کہہ سکتا ہے کہ تم دل سے بھی مانو، میں مانوں نہ مانوں لیکن اگر کوئی بات کوئی چیز اس Ruling کے خلاف اگر یہ گورنمنٹ کرتی ہے تو میں بھی ان کے ساتھ ہوں کیوں یہ شور مچا رہے ہیں؟ وہی matter of prestige بنا رہے ہیں، ہم تو

نہیں بنا رہے ۔ ہم کہہ رہے ہیں یہ جو رولنگ ہے اس کے تحت اگر کوئی واقعہ ہوا اس وقت کہیں کہ تم یہ کر رہے ہو ۔ تم چیئرمین کی رولنگ نہیں مانتے ۔ پھر تو ٹھیک ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب میری ایک گزارش ہے ملک صاحب سے اور باقی دوستوں سے کہ آپ نے متن بنایا ہے اگر تشریف فرما کر آپ دو چار منٹ مزید ان سے بات کر لیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم سب مل کر قانون سازی کریں ۔ میں بھی وہی چاہتا ہوں جو آپ چاہتے ہیں۔ میرا بھی مقصد وہی ہے جو آپ کا مقصد ہے ۔ جب میں بات کر رہا ہوں تو آپ غور سے سنیں ۔ آپ تشریف رکھیں جی ۔ We are not wasting our time. We are discussing a national issue یہ ایک بہت بڑا قومی المیہ ہے جس پر ہم discuss کر رہے ہیں اور سب سن رہے ہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں ۔ میں اب بھی گزارش کرتا ہوں کہ خدا را یہ ہمارا House ہے ہم اس House میں بیٹھے ہیں ہمیں legislation کرنا ہے ۔ اب یہ کہ ہم ان کو ساتھ لے کر نہ چلیں ، ہم سب پر irrespective of our party affiliation ، بحیثیت ملک کے نمائندے کے ، بحیثیت اس بڑے ایوان کے نمائندے کے لازم ہے کہ ہم مل کر قانون سازی اور دیگر امور کو نبٹائیں ۔ تو میری گزارش دست بستہ آپ صاحبان سے ہے کہ دوبارہ پانچ منٹ کی کوشش فرما لیجئے ۔ لہذا میری گزارش ہے ملک صاحب سے ، اقبال حیدر صاحب سے ، ربانی صاحب اور ڈاکٹر صاحب سے کہ ایک اور try کر کے دیکھ لیں ۔ کیا فرق پڑتا ہے اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ شکریہ ۔

سید اقبال حیدر ۔ یہ جو آپ نے تجویز دی ہے، ہم اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے یہاں اور اجلاس کے بعد تیار ہیں ۔ اب دو بل پاس کروا دیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مجھے خود اس کا احساس ہے۔ اللہ جانتا ہے مجھے آپ سے زیادہ احساس ہے۔ ہمارا کیا فرض ہے یہاں بیٹھ کر۔ ہمارا فرض ہے قانون سازی کرنا اور ہم قانون سازی نہیں کر رہے۔

سید اقبال حیدر۔ بالکل جناب ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہی میں گزارش کرنا چاہتا ہوں اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ میں اس میں یہ گزارش کروں کہ ہمیں انہیں منانے پر کوئی ---

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ایک حجت پوری کیجئے ناں۔

سید اقبال حیدر۔ میں تو گیا ہوں جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ میری ایک عرض ہے جناب کہ چیئرمین صاحب کی ایک particular issue کے اوپر Ruling آئی تھی۔ چوہدری شجاعت کی production کے اوپر رولنگ آئی۔ چوہدری شجاعت صاحب یہاں موجود ہیں۔ ہم ان کو prevent نہیں کر رہے۔ اب اس issue کو بنیاد بنا کر ایک apprehension کے طور پر کہ جی کل کیا ہونے والا ہے اس House کو paralyse کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس House کی majority یہ چاہتی ہے کہ قانون سازی ہو۔ وہ بیٹھے ہیں اس وقت۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس issue کو بنیاد بنا کر جو کہ ایک non-issue ہے کیونکہ چوہدری شجاعت صاحب یہاں آ چکے ہیں، چیئرمین صاحب کی Ruling پر directly یا indirectly ہم لوگ comply کر چکے ہیں۔ رولنگز آتی ہیں چیئرمین کی Rulings آتی ہیں بعض لوگ اس کو accept کرتے ہیں بعض لوگ نہیں بھی کرتے۔ judicial decisions آتے ہیں۔ بھٹو صاحب کو پھانسی دی گئی ہم آج بھی کہتے ہیں۔ کہ ہم اس judicial decision کو accept نہیں کرتے لیکن ہم تو کچھ نہیں کر سکتے۔ PCOs کے دوران ضیاالحق نے announce کیا کہ یہ جج سارے کے سارے بر طرف ہیں ہم اس فیصلے کو accept نہیں کرتے آج بھی کہتے ہیں ہم نہیں کرتے۔ لیکن ہم کچھ کر نہیں سکتے۔ ابھی Political Parties Act میں judiciary کو سر عام criticise کیا جا رہا ہے اس House کے اندر کیا جا رہا ہے۔ اس House کے اندر judiciary کو criticise کیا جا رہا ہے۔ کوئی اس کو سننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ایک non-issue جو کہ ابھی تو کچھ ہوا ہی نہیں۔ اگر کچھ ہوا تو اس کا تدارک ہو چکا ہے۔ اب اگر اس issue کو بنیاد بنا کر آپ daily اس پارلیمنٹ کو سینیٹ کو paralyse کرنے کی کوشش کریں گے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ تو جناب والا! میری آپ سے دست بستہ عرض ہے کہ یہ totally غلط ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت House کی majority یہ چاہتی ہے کہ قانون سازی ہو اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ مہربانی کر کے قانون سازی کروائیں اگر کوئی شخص اپنے طور پر اس House میں نہیں آنا چاہتا ہے تو وہ اس کی مرضی ہے۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ میری آپ

سے پھر عرض ہے درخواست ہے کہ مہربانی کر کے ان آپ قانون سازی کرائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ۔ جی میاں رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, on a point of order. First of all I would like to address myself on two issues.

One is the objection that the Opposition is are raising to the statement that has been read by the Law Minister. They are saying why the word 'Constitution', has been used? In this I would like to refer you to Kaul at page 113. It is a discussion on the behaviour of the Speaker of the West Bengal and Punjab Assembly, a Committee was set up which was known as the Page Commitee and what has the Page Committee said. I will just read out the introductory three or four lines which are of relevance.

The Page Committee while commenting on the duties and responsibilities of the Speaker and his relations with the House made the following observations and I quote :

"The fundamental principle is that the House, subject to the provisions of the Constitution......"

I repeat again:

"... subject to the provisions of the Constitution is sovereign in the matters of its own Rules and Procedures and Conduct of Business."

So, what the Law Minister has read out is exactly in line with what is the parliamentary practice throughout the world that the House is sovereign. Parliament is sovereign but subject to the Constitution and that is exactly what the Law Minister has said. And as I said, the citation is at page 113 of Kaul and further, Sir, I would like to just carry forward on a legalistic plane the argument

advanced by my colleague Senator Safdar Abbasi, the responsibilities and duties that fall upon a Speaker are again very clearly enunciated in Kaul page 113 and 114. It has gone to the extent to say that the Speaker shall not obstruct the functioning of the House. That means that if a quorum is present, if the House is made up, then the Speaker will go ahead with the business that is given on the Order of the Day. It has very clearly said, the words used are that the Speaker will not obstruct the working of the House and if you like I can read them to you. "As observed by the Speaker Reedy, it is the first duty of the Speaker to enable the House to function and not to shut it out. The House is paramount, the Speaker, can not claim inherent right to over ride or bypass the House or to allocate to himself powers and functions which belong to the House". Even according to the rules, if an adjournment is to be effected, the sense of the House is to be taken. And if the sense of the House is that the House will continue and take up the Order of the Day, then it is incumbent upon the Speaker to see that the Order of the Day is implemented. So, therefore, Sir, it is my humble submission that what you are doing right now, regardless of the fact that what Maulana Sahib is saying that you should boycott the sitting that this will be a step that will not be in accordance with the Constitution and the Rules of Procedure of this House. Therefore, I would beseech you, in the most humblest of terms, that in order to maintain the sanctity of the Chair, in order to maintain the impartiality of the Chair, you must be guided by the Rules of Procedure and the precedents. We have been hearing a lot from the other side about Rules of Procedure, we have been hearing a lot from the other side on following of the norms and democratic traditions, then this is also a part of the norms and democratic traditions that if the Opposition wants to stay away from

legislative business, the majority can pass the Bills, a minority can not cripple the functioning of the House.

Mr. Acting Chairman: No No. That is out of question. I have given my ruling on this that the House is intact. Quorum is full. Every thing can be done. I am, again, submitting myself before you all that

ایوان مل کر چلائیں تو بہتر رہتا ہے ۔ آپ نے جو کول کا حوالہ دیا ہے اس بات کو آگے بڑھاتے ہوئے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جو Conduct Rules سینٹ یا قومی اسمبلی میں بنے ہیں وہ بھی تو آئین کے تحت بنے ہیں لہذا ان کی وہی افادیت ہے جو کہ آئین کہتا ہے تو اس میں دو آراء نہیں ہو سکتیں ۔ یہ Rulings دستور پاکستان کے تحت بنی ہیں تو اگر یہ کہہ دیا جائے کہ یہ Ruling بھی آئین کا ایک حصہ بن جاتی ہے ۔

(مداخلت)۔

حافظ فضل محمد۔ جناب یہ فرما رہے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام کے لیے سب کچھ قربان کر سکتے ہیں تو ابھی جس بل کی بحث کے لیے انہوں نے منظوری دی ہے کیا اس میں سود کو تحفظ نہیں دیا ہے؟ جبکہ یہ بل آ ہی نہیں سکتا کیونکہ ہمارے آئین نے یہ ضمانت دی ہے کہ کوئی ایسی قانون سازی نہیں کی جائے گی جو اسلام کے خلاف ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ اس پر amendment لائیں۔

حافظ فضل محمد۔ یہ بل سرے سے ترمیم کے قابل ہی نہیں ہے ۔ یہ بالکل غلط ہے یہ سود پر مبنی ہے جبکہ ڈاکٹر صاحب رول کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ آئین کی روح کو پامال کر رہا ہے۔ "میں آج ان سے یہ کہتا ہوں کہ آج یہ احساس کہاں پر ہے کہ آج آئین کی روح کو صریحاً پامال کیا جا رہا ہے اور آپ اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ membership کے لیے اپنے ضمیر کو اپنے دین کو نہ بیچیں ۔ یہ بل آ ہی نہیں سکتا ۔ کون سی دفعہ کے تحت یہ بل اس ایوان میں لانے ہیں جبکہ یہ سراسر سود پر مبنی ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ اس پر ترمیم لائیں۔ ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب حافظ صاحب کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ آرٹیکل

(b.c) 203 میں یہ دس سال کیلئے ضیاء الحق صاحب نے اس کو exemption دے دی تھی۔ کہیں تو میں پڑھ کر بھی سنا دیتا ہوں۔ اس کے بعد جب اس کی date ختم ہوگئی یہ آرٹیکل(c) 203B آپ پڑھ لیں۔ اس میں clearly محترم صاحب نے exemption دے دی تھی۔

I read 203B sub- clause (c):

"Law" includes any custom or usage having the force of law but does not include the Constitution, Muslim personal law, any law relating to the procedure of any court or tribunal or, until the expiration of ten years from the commencement of this Chapter, any fiscal law or any law relating to the levy and collection of taxes and fees or banking or insurance practice and procedure.

اس کے خلاف نواز شریف کی حکومت نے سپریم کورٹ میں فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کے بعد اپیل کی ہوئی ہے - اب یہ subjudice matter ہے It went to the Supreme Court if the honourable member does not know the whole procedure ....

Mr. Acting Chairman: But I have ruled it out and I have told him that he should bring the amendment if he wants so.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب شکریہ۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ یہ جو آپ نے اپوزیشن کو ایوان میں لانے کی کاوش کی ہے یہ آپ کی کاوش قابل تحسین ہے - ایک رکن نے ابھی بات کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ٹھیک نہیں ہے - یہ کاوش جمہوریت اور ایوان کی بالادستی کیلئے مثبت ہے اور اس میں آپ نے کوئی وقت ضائع نہیں کیا۔ Treasury Benches پر بیٹھے ہوئے ہمارے دوستوں کو سیاسی پختگی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ آپ کے حکم کے مطابق جیسے Leader of the House گئے ہیں اور جو مثبت کوششیں کی ہیں میں اس کو بھی سراہتا ہوں۔ یہ ہونا چاہیئے۔ یہ تو ایوان کے وقار کیلئے جائز باتیں ہیں۔ میں اپوزیشن کیلئے اتنا عرض ضرور کروں گا کہ انھوں نے protest کیا ہے وہ protest کی حد تک ٹھیک ہے - یہ سب members کہتے ہیں کہ چیئرمین کی ruling کا احترام ہونا چاہیئے - اس کی بالا دستی ہونی چاہیئے اور وہ رولنگ Constitution کے مطابق ہے - میں بھی ایک رکن کی حیثیت سے یہ کہتا ہوں کہ چیئرمین صاحب

نے جو ruling دی ہے وہ آئین اور قانون کے مطابق ہے ۔ مگر گزارش یہ ہے کہ اس ایوان کو چلانے کیلئے اپوزیشن کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ جناب والا ! اس ایوان میں بیٹھ کر ہی وہ کچھ بہتری کر سکتے ہیں ۔ اور جو قانون سازی ہو رہی ہے اگر اس میں وہ بائیکاٹ کریں گے تو اس سے نہ فائدہ ملک کو ہو گا نہ جمہوریت کو ہو گا ۔ آپ اس میں بھرپور حصہ لیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ایوان سے مکمل طور پر غیر حاضر رہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ ڈاکٹر صاحب آپ کے خیالات بہت اچھے ہیں ماشاء اللہ۔ اللہ کرے ہم سب میں یہ بات ہو جائے ۔

سید اقبال حیدر ۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ آپ کے جو جذبات ہیں میں ان کی قدر کرتا ہوں اور میں معزز رکن کے جذبات کی بھی قدر کرتا ہوں اور ہم حزب اختلاف کو ساتھ رکھنے کیلئے بالکل مسلسل اپنی کوشش جاری رکھیں گے اور اس لئے انہوں نے جو ڈرافٹ دیا ہے اس میں صرف ایک لفظ کے علاوہ کچھ add نہیں کیا ۔ میں اس کو پڑھ دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ حزب اختلاف اپنے واک آؤٹ کو ختم کر دے گی۔ انہوں نے یہ ڈرافٹ دیا تھا جو میں پڑھتا ہوں---

"On behalf of the Government I want to assure the House that all Members required to be produced to attend the meeting or Session in accordance with the Constitution, Law and the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate will be produced and will not be prevented from participating in the meetings or Session."

یہ میں نے صرف وہاں پر آپ کے پاس بھی ڈرافٹ ہے اس میں صرف

in accordance with the Constitution, Law and the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate will be produced and will not be prevented from participating in the meetings or Sessions.

یہ وہی ڈرافٹ ہے اس میں صرف دو الفاظ کا Constitution and Law کا میں نے reference دیا ہے۔ باقی میں نے ان کا ڈرافٹ من و عن مانا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ ہماری اس statement کی بنیاد کے اوپر اب اپنا واک آؤٹ جو ہے ختم کر دیں گے۔

ملک محمد قاسم۔ Sir انہوں نے باہر یہ بھی کہا تھا کہ تم یہ ڈال دو الفاظ کہ we will produce تو ہم نے کہا کہ

we will put in the this draft that we will produce them according to Constitution. Law and the Rules of Procedure, that those words may be added Sir If they are hearing me, I think the mike is also there and they are otherwise hearing me. I can see them through the door, they had specifically said that if you bring these words "produce them" and we had told them alright we will say "produce them" according to Constitution, Law and the Rules of Procedure and Conduct of Business.

سید اقبال حیدر۔ اب میں آپ سے درخواست کروں گا کہ یہ

item No.4, clause-wise .

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی وہ آرہے ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ اکیلے آرہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ راجہ صاحب آپ نے سن لیا جو انہوں نے کہا۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین ہم نے بھی سنا ' آپ نے بھی سنا' جنہوں نے پڑھا خود انہوں نے بھی سنا۔ اس میں جھگڑا جو تھا وہ یہی تھا کہ چیئرمین کی ruling آیا آئین کے مطابق ہے یا نہیں' اور اس سے پہلے یہ اس بات پر راضی نہیں ہو رہے تھے کہ گورنمنٹ کی یہ responsibility ہے کہ کسی member کو جسے چیئرمین سینٹ کہیں اسے produce کرنا ہے یا نہیں۔ آج انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے' میں مشکور ہوں ملک قاسم صاحب کا کہ انہوں نے بڑی زبردستی اور سختی سے یہ کہا کہ یہ بات ہونی چاہیئے ۔ گورنمنٹ کی جب ذمہ داری ہے کہ وہ produce کرے تو کیوں نہ یہ کہا جائے کہ وہ produce کرے گی۔ اس لئے اس میں ifs and buts لگانا جو ہے وہ غلط ہے۔ اس لئے اگر یہ صاف طور پر یہ کہہ دیں کہ جب سپیکر کہے گا کہ produce کرو تو ہم produce کردیں گے۔ تو پھر اس میں مزید باتیں اور لگانا اور اس کو مشروط کرنا یہ کہاں کا انصاف ہے۔ اس کو مشروط نہ کریں ' members بیٹھے ہیں' ہم اندر آنے کو تیار

ہیں۔ یہ جو تحریر ہے اس میں یہی ہے کہ اگر چیئرمین یہ کہے Chairman of the House کہے یا Chairman of the Committee کہے، تو ہم اسے produce کردیں گے۔ یہی جھگڑا ہے ۔ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ ہم produce نہیں کریں گے بلکہ ہم prevent ہی نہیں کریں گے۔ اب کوئی آدمی جو either preventive detention میں ہے یا کوئی cases ہیں تو وہ آدمی جو ہے خود بخود جیل کی سلاخیں پھلانگ کر تو نہیں آئے گا۔ اور rules میں یہی ہے کہ Production Order would be signed by the Chairman or on his behalf by the Secretary General of the Senate

تو جب وہ یہ کہہ دے گا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پابند ہیں کہ وہ اس کو produce کریں ۔ اگر یہ کہیں کہ اس کے production order کے بعد ہم اسے produce کریں گے ، کوئی تفرقہ باقی نہیں رہتا۔ کوئی گڑبڑ نہیں رہتی۔ اس میں کیا حرج ہے۔ کون سی ان کی مونچھ نیچی ہو جاتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ متن جو تھا جو انہوں نے پڑھا اس میں انہوں نے لفظ ...... Constitution and Law۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ یہ جو ruling ہے اگر Consitution and Law کے مطابق نہیں ہے پھر کیا ہے۔ اگر Constitution کے مطابق ہے تو پھر اس میں یہ لانے کی ضرورت ہے۔ اس کا مطلب یہ کہ یہ رکھنا چاہتے ہیں کہ اگر ruling Consitution and Law کے مطابق ہوئی تو کیا فائدہ اس بات کا۔

(وقفہ اذان)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب ۔ آپ کچھ ارشاد فرمانا چاہتے تھے۔ملک قاسم صاحب ۔ آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

Malik Muhammad Qasim: I just want to point out to the Leader of the Opposition. We have not said what he is putting in our mouth. Actually their conduct is such which proves what he is alleging. We are not saying that it is against the Constitution or law, or anything like that. He continues to say that why do they put Constitution and law in it. They want to put Constitution and law in it because they feel that it is not according to the Constitition and law

We are not saying it, Sir, they are not saying it. They are themselves trying to say what they are alleging against us. So, please do not insist on it. Everything has to be done according to Constitution and law and Rules of Procedure.

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین - میں نظربندوں کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ کن کے بارے میں --

سید اقبال حیدر۔ نظربندوں کے بارے میں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ بات ' نظروں بندوں کے بارے میں نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ جو اراکین اسمبلی ہیں' جو اراکین سینٹ ہیں ' ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا یہ حق ہے کہ وہ proceedings میں حصہ لیں اور ان کو ایک sanctity دیں - اس House کی کارروائی کو بھی sanctity چاہیئے اس لحاظ سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو formulation 72 -(A) میں موجود ہے ' اگر اس سے باہر گورنمنٹ جاتی ہے--- ہم ان کی نیت پہ حملہ نہیں کرتے لیکن جب وہ یہ الفاظ اس میں ڈالنا چاہتے ہیں کہ وہ رولنگ اگر Constitution and Law کے مطابق ہے تو پھر اس پرعمل درآمد کریں گے' مجھے ان کی اس بات سے دکھ ہوتا ہے - رولنگ' رولنگ ہے - اس کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ وہ موجود ہے - اگر وہ اس کو defy کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس طرح کرنا چاہتے ہیں کہ " اگر رولنگ آئین اور قانون کے مطابق ہوئی "۔ جب رولنگ آ جاتی ہے تو اس کے معنی یہی ہیں کہ وہ آئین اور قانون کے مطابق ہے -

Mr. Acting Chairman: Ruling is ruling

راجہ محمد ظفر الحق۔ جب رولنگ یہ ہے کہ produce کرو۔ چیئرمین صاحب یہ کہتے ہیں کہ produce a member تو پھر اس کے بعد کیا رہ جاتا ہے۔

Wether he is under detention? Wether he is suffering the wrath of the Government by being an accused in a case

کوئی بھی ہو۔ اس وجہ سے میں یہ کہتا ہوں بجائے اس کو qualify کرنے کے' جو صحیح طور پہ ہے جب بھی سپیکر یہ کہے گا - He should say on behalf of the Government جب سپیکر

حکم دیں گے کہ کسی رکن کو یہ produce کریں تو وہ یہ کہہ دیں کہ ہم اسے produce کر دیں گے۔ آج تک یہ کہتے ہیں کہ we will not prevent اب اس بات پر آ گئے ہیں کہ ٹھیک ہے we will produce تو کہہ دیں ٹھیک ہے جب سپیکر کہے گا تو we will produce تو کیا حرج ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی گجکی صاحب آپ کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں۔

جناب منظور احمد گجکی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ! اس House میں جب یہ privilege motion move ہوئی۔ میرے خیال میں اس side سے میں اور ہمارے جام کرا۔ سب دو آدمی تھے کہ ہم نے یہ stress کیا کہ چیئرمین صاحب یہ رولنگ دیں - یہ ہمارا ایک suggestion تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ چیئرمین صاحب کی رولنگ صحیح تھی۔ جناب والا ! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ---

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب بھی اس میں تھے۔

جناب منظور احمد گجکی۔ میری عرض سنیں - سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک مسئلے پر ایک debate start ہو جاتی ہے۔ پھر آئینی حوالے ہوتے ہیں - اٹارنی جنرل بھی آیا اور اس پر ایک general debate ہوئی - تو پھر یہ particularize نہیں ہوتا - پھر وہ رولنگ جو ہے وہ generalize ہوتی ہے - جب رولنگ generalize ہو جاتی ہے - میں سمجھتا ہوں یہ جو لاء منسٹر نے اسے پڑھ لیا - میں یہ سمجھتا ہوں اسے generalize کر کے کیا ہے۔ اور generalize اس لیئے کیا ہے کہ یہ تحفظ کا ایک institution ہو - اس لیے میں سمجھتا ہوں انہوں نے جو کچھ رکھا ہے ٹھیک طریقے سے رکھا ہے۔ میں اپوزیشن سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کو اپنی انا کا مسئلہ نہ بنائے۔ تاکہ یہ House صحیح طریقے سے چلے۔ اگر اس طریقے سے ہوگا کہ ہم House میں نہیں بیٹھیں گے - They are peeping from the door یہ کوئی طریقہ ہے؛ The whole oppositionis there. اور وہاں سے تماشہ دیکھ رہے ہیں اور they are not coming in the House. Is it not a joke with the House? یعنی یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے یہ تو اس House کے ساتھ مذاق ہے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ خدا کے لیے اس House کی sanctity کو برقرار رکھتے ہوئے اس House میں آئیں۔ جو بھی انہوں نے debate کرنی ہے، جو بھی انہوں نے discussion کرنی ہے، اس کو کریں۔ یہ جناب والا ! کیا طریقہ ہے۔ یہ صحیح چیز تو نہیں ہے۔

جناب قائمقام چیئرمین۔ صحیح ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بات گچکی صاحب نے کہی ہے ۔ وہی میں کہہ رہا تھا کہ انہی terms میں کہہ دیں جن terms میں یہ رولنگ آئی ہے۔ particular ایک کیس کی بات میں نہیں کر رہا۔ اس میں چوہدری شجاعت کا نام وہ نہ پڑھیں۔ ایک رولنگ آئی ہے کہ آیا چیئرمین کسی ممبر کی production کے لیے order دے تو گورنمنٹ کو اسے obey کرنا چاہیئے یا نہیں؟ یہ رولنگ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ obey کرنا چاہیئے ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ یہی رولنگ ہے ناں۔ اور آپ بھی فرماتے ہیں کہ انہیں obey کرنا چاہیئے تو انہیں کیا حرج ہے کہ یہ کھڑے ہو کر کہیں کہ ہم obey کریں گے۔ ایسا کیوں نہیں کرتے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بالکل صحیح ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ کوئی معمولی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ نماز ظہر کا وقت ہے ۔ لہذا میں House کو adjourn کرتا ہوں ۔

To meet again on 10th December, 1994 - Saturday at 10.00 o. clock in the morning.

(The House then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Saturday, December 10, 1994).

PCPPI—4497(97) Senate—17-11-97—180.